

ستی بارعایت اور عمدہ کتب کا ذخیرہ

سماع الابرار والفجار مولف حضرت مولانا مولوی احمد الدین صاحب گانگونی حجم ۸
یہ کتاب مولانا محمد روح نے باپا اعلیٰ حضرت سجادہ نشین صاحب سیال شریف تحریر فرما
مسلمانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے مولانا محمد روح نے کتاب میں سلسلہ سماع پر
حقیقت بحث کرتے ہوئے مخالفین کے دلائل کا ایسا دندان شکن جواب دیا ہے کہ آ
کسی کو تردید کی جرات نہیں ہو سکتی حدیث شریف۔ آثار اقبال۔ محدثین و فقہاء
اس مسئلہ کے متعلق معلومات کے دریا کو ایک کوزہ میں بند کر دیا۔ ملک بھر کے چاہ
نے اس پر عمدہ ریویو لکھے ہیں۔ خاندانِ چشتیہ کے ساتھ تعلق رکھنے والوں میں سے
شخص کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ معرہ بین کے فریب سے مح
رہیں۔ قیمت ۸

محشر ستار خیال مولف مولانا غلام دستگیر خاں صاحب بخجود بخجود صاحب کے
کلام نظم و نثر کا مجموعہ ہے۔ شائقین کلام بخجود کے لئے اس کا مطالعہ ضروری
قیمت آٹھ آنہ (۸ رو)

سلسلہ چشتیہ نظامیہ سیلانیہ شمسیت منظوم اردو۔ از مولانا مولوی محمد سعید صاحب
اس سلسلہ میں اعظم کائنات حضرت سیالوی تک کہ اسماء و برج ہیں قیمت ۱۰ رو
النوار شمسیت۔ سوانح عمری حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی قدس سرہ قیمت ۱۰ رو
محبوب سیال۔ یعنی مجموعہ حالات۔ کرامات۔ ملفوظات وغیرہ اعلیٰ حضرت
الاولیا و حضرت خواجہ محمد الدین صاحب سیالوی رضی اللہ عنہ از مولانا غلام دستگیر
صاحب بخجود قیمت ۱۰ رو

لے کا پتہ

منیر رسالہ شمس الاسلام سرگودھا

نہ سے کو
جہ میں یہ
م ریگا
صراط

و یہ اس
ایک مر
تو یہ
تہیں لک

تیل میں
صاحب
ایا یہ تیل
روز کا ق
بد اس کو

اغراض و مقاصد

- (۱) تبلیغ حق اور اشاعت اسلام کی خدمت پر بالائے سب مسلمانوں کو ان کی اندرونی خرابیوں اور خلاف شرع رسومات و عادات سے تیز کرنا۔
- (۲) عموماً نئے کرام کی فائزگی کرتے ہوئے اشاعت و تصوف کرنا۔ تمام مسلمانوں خصوصاً غلامانِ پیر سیال کے درمیان رشتہ راجہ و خونیہ و خونیہ و خونیہ کا تعلق قائم رکھنا۔
- (۳) مخالفین اسلام کو مدلل جواب دیکر تمام ادیان و مذاہب پر اسلام کو افضل ثابت کرنا۔
- (۴) مسلمان صالحین کے سوانح و حالات قوم کے سامنے پیش کرتے ہوئے انکی تقلید پر آمادہ کرنا۔
- (۵) مسلمان کی معاشرتی، اقتصادی، تعلیمی، تمدنی، دینی حالت کی اصلاح کے لئے مفید مطلب مضامین شائع کرنا۔
- مضمون نگار حضرات کے ایسے مضامین جو رسالہ ہذا کے اغراض و مقاصد کے مطابق شکر یہ کہ ساتھ درج کئے جاسکتے ہیں۔

قواعد و ضوابط

- (۱) رسالہ کی عام قیمت سالانہ چار روپے مقرر ہے مگر جو صاحبِ پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ رقم بطور امداد عطا فرمائیں وہ معاون خاص منسوب ہوتے ہیں۔ ان صاحبان کیلئے معافی قیمت سالانہ عطا مقرر ہے۔
- (۲) قیمت بہر حال پیشگی یا روپیہ منی آرڈر یا پی سی میں رجسٹری ہدازت یا نقد خرچ ہوتی ہیں۔ بعض حضرات وی پی ڈا پس کو دیتے ہیں اس سے دفتر کو بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔
- (۳) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا گٹ آنا چاہئے۔ دفتر جواب کا ذمہ وار نہ ہوگا۔
- (۴) نمونہ کا پرچہ مفت نہیں بھیجا جاتا۔ سر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔
- (۵) پرچہ دفتر سے ہر انگریزی ماہ کی ۱۵ تاریخ کو روانہ کیا جاتا ہے۔ اگر موزوں وجہ سے نہ ملے تو ۳ تاریخ تک اطلاع دیں ورنہ ہمدردان دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔
- (۶) پتہ کی تبدیلی کے متعلق فوراً اطلاع دینی چاہئے اور خط و کتابت کے وقت ممبر خریداری جو چٹ پر قلمی لکھا ہوتا ہے۔ کا حوالہ ضرور لکھنا چاہئے۔
- (۷) مضمون نگار حضرات اپنے مضامین میں ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ سے پہلے بھیج دیں یا کریں ورنہ موزوں ہو سکتا ہے۔

ہے اُمّتِ مرحومہ قرنِ اول میں صدیق اکبر میں اور قرنِ ثانی میں امامِ ہمام
 اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا اکرم وہی ہے جو بڑا
 تقویٰ رکھتا ہو۔ ہر زمانہ میں قطبِ انِ تقی ہوتا ہے وہی موجبِ امانِ زمان ہے
 حضرت کا ارشاد ہے جب تک اللہ اللہ کہا جائیگا قیامت قائم نہوگی۔ وہ اللہ اللہ
 ہنے والا قطب ہے بزمِ ہمامِ ہمام۔ مہدی آخر الزمان اور عیسیٰ بعد نزول آسمان
 بزمِ ہمامِ ہمام حکمران ہونگے۔ جب قطبِ زمان نہریگا جو ستونِ عالم ہی تو بالضرور
 امان گر پڑینگے پس مومن کامل امان جہان ہے اسکی تسلیم و تعظیم و تقلید موجب
 ائے عالم ہے اور آخرت میں حکمِ بشرع و ورع ہوگا جس کا نام حق ہے حضرت نے عرض
 تَاَحْكُمُوا بِالْحَقِّ اے میرے رب قیامت میں فیصلہ مطابق میری شرع
 نَتَّخِذُكَ اِمَامًا کہیں تو اچھا حاکم ہے قیامت میں۔ جزا و سزا
 حسبِ شہادتِ شرعی ہوگی نہ بعلمِ غیبی الہی اس امت کو وسط اس واسطے قرار دیا
 کہ اس امت کی شہادت پر کل فیصلہ ہوگا۔ اگر اعدائے اللہ ان پر جرح کریں گے تو حضرت
 رسول کریم صلعم انکی بریت کی شہادت ادا فرمادینگے وَیَكُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ
 شَهِیْدًا بنی اور رسول میں اتنا فرق ہے کہ نبی مامور بامثال امر لنفسہ اور رسول
 مامور لبلیغ امر ہے کوئی شخص نبی کا تابع ہو کر پھر جائے تو مرتد ہے اور رسول کا
 امر نہ مانے تو کافر ہے بعد تسلیم کے منکر ہو جائے تو مرتد ہے ایسا ہی مجتہد کا مقلد
 ہو کر پھر جائے تو مرتد ہے۔ اس واسطے حضرت علماء کو انبیاء کے ساتھ تشبیہ دی
 رسولوں کے ساتھ کہ ان کا مقلد ہو کر منکر ہو جائے تو مثل تارکِ اتباع نبی کے
 ہوگا۔ امامِ ہمام کے مقابلہ وثلث امت کے ہیں۔ جیسا محی السنہ نے لکھا ہے

يَدُ اللَّهِ فَوْقَ الْجَمَاعَاتِ يَعْنِي رَحْمَتُ خُدَايَا جَمَاعَتِ - جب قدر
جماعت بڑی اُسی قدر رحمت بڑی نیز قیامت میں علماء
کو مراتب اور خلعت مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ملیں گے ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

نیت میں پکارا وہ کیا کہ چار رکعت نماز سنت ظہر یا فرض
دو رکعت سنت ظہر یا دو رکعت جمعہ یا چار فرض عصر وغیرہ وترتہ

اور نماز ہو اسکا نام لیکر کہے ۔ پڑھتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ ۔

یہ لفظ زیادہ کہے کہ سمجھے اس نام کے اللہ اکبر ۔ یہ تکیہ فرض ہے ۔

اَسْتَخَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى
جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ط اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ

الرَّحِيمِ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ

الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ اَيُّكَ يَعْزُدُ

وَ اَيُّكَ تَسْتَعِينُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

نوٹ قرآن مجید بحالت قیام اس واسطے ہے کہ یہ حالت عظیم کی ہو دوسری حالت

تذلل کی ہے ۔ عزت قرآن شریف کی اسی میں ہے کہ اچھی حالت میں پڑھا جائے
حالت تذلل میں حقارت قرآن شریف کی ہے ۔

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
 عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ؕ اٰمِيْنَ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ؕ اللّٰهُ
 الصَّمَدُ ؕ لَمْ يَلِدْ ؕ وَلَمْ يُولَدْ ؕ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
 كُفُوًا اَحَدٌ ؕ اللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ
 سَمِعَ اللّٰهُ مِلْنَ حَيْدٍ ؕ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
 اللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ سُبْحَانَ رَبِّيَ اَلَا عِلَٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ
 الصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
 رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ؕ اَسَلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى
 : اللّٰهِ الصَّابِرِيْنَ ؕ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ؕ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
 حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ؕ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ
 كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ ؕ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُّقِيْمَ الصَّلٰوةِ
 وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ طَابَتْ لِيْ رُبُّبَا وَتَقَبَّلْ دُعَاؤَنَا غُفْرَانِيْ
 وَلِوَالِدَتِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ؕ
 اَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَيْنِ وَفَعْلُ پڑھے اور پھر اللّٰهُمَّ اَنْتَ
 السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ
 السَّلَامُ حِينَ رُبْنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخَلْنَاكَ أَرَا السَّلَامِ
 تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
 وَالْإِكْرَامِ ه دُعَاءُ قنوت اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيثُكَ
 وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ وَنُسْتَغِيثُكَ
 وَلَوْثُنِي بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ
 الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ
 نَتْرُكَ مَنْ يَفْجُرُكَ ط اللّٰهُمَّ اِيَّاكَ تَعْبُدُ وَآ
 نُصَلِّي وَنُسَبِّحُ وَإِلَيْكَ لَنُتَعَلِّقُ وَنُخْشَعُ
 رَحْمَتِكَ وَنُخْشَعُ عَدَا بَكَ اِنَّ عَدَا بَكَ
 الْحُجْدُ بِالْكَفَّارِ مُلْحَقُ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ه
 بعد سلام و ترووں کے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ط
 تین دفعہ کہے مگر تیسری دفعہ آواز بلند۔ ایک دفعہ سُبُّوح
 قُدُّوسُ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ لَا أُحِصِي
 ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ پڑھے
 ترجمہ نماز
 ہر نماز کے واسطے آذان اور تکبیر سنت ہے۔ شہر میں ہو یا جنگل

ہو ادا ہو یا قضا ہو۔ شہر میں۔ اگر گھر پڑھے تو اذان مسجد اپنے محلے
 کی کافی ہے۔ اگر اپنی مسجد میں اذان نہ ہو تو گھر میں کہے۔ درمیان
 اذان و تکبیر کے فاصلہ چار رکعت کا سوائے نماز مغرب کے ضروری
 ہے۔ اگر انتظار نمازیوں کا ہو تو دیرا چھٹی ہے۔ جتنے نمازی آکر
 لینے اُتنے دماکھے نماز کے زیادہ ہوتے جائینگے۔ تکبیر مثل اذان
 کے ہے۔ جب تکبیر **حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ**
 کہے تو چہرہ دائیں بائیں پھیرے۔ اور **حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ** کی وقت
 نمازی کھڑے ہوں پہلے بیٹھے رہیں۔ جب امام تکبیر کہے تو مقتدی
 اتھ ہی تکبیر کہے۔ یہ تکبیر اُولے ہے۔ اس کا ثواب ساری دنیا
 لبس بخشی جاویں تو اتنا ثواب نہیں جتنا اس کا ثواب ہے
 جتنے وقت یہ خیال کرے کہ ذات پاک سارے ناموں
 کا منشا ہے۔ جن ناموں کی کوئی نہایت نہیں وہ سب بڑا ہے۔

(نوٹ) اجابت اذان کی واجب ہے۔ بیٹھا ہے تو کھڑا ہو جائے اور وہی کلمات
 اذان کے آپ بھی کہنا جاوے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آوے تو مرد
 شریف پڑھے دو نون انگوٹھے آنکھوں پر رکھے اور **حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ ط۔ حَتَّى**
عَلَى الْفَلَاحِ کے وقت **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ** پڑھے
أَصَلُّوا لَا خَيْرَ مِنَ النُّومِ کے وقت **مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ**
لَمْ يَكُنْ پڑھے صدائے بُرُوت و بِلَاحَتی نطق پڑھے۔ اذان ختم ہو جائے
 تو مرد و شریف پڑھے کہ ما پڑھے اور تکبیر کا بھی یہی طریقہ ہے یعنی مثل اذان کے کرتے

عرشِ گرسی سے نظر برتر رہے۔ عرش کے نور سے دل کا نور
جاملے۔ اسوقت سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھے۔

یعنی اے اللہ تیری ذات سب صفات مخلوقات اور نور
عرش سے بالا ہے۔ تو اپنی صفات کمالیہ ذاتیہ کے ساتھ
موصوف ہے۔ تیرا نام بڑی برکت والا ہے۔ جس کی برکت سے
دونوں جہان پیدا ہوئے۔ اور تیرے اسماء و صفات کی کوئی
نہایت نہیں۔ ہیبت و حیرت کا مقام ہے۔ تیری ذات موصوف
بالا اسماء کے سوا کوئی ذات نہیں۔ کہ تیرے اسماء و صفات

منشا ہو ۛ معنی اعوذ باللہ

اول قرائت قرآن شریف کے اعوذ کا پڑھنا سنت
ہر رکعت میں سوائے اول کے نہیں پڑھی جاتی۔ مکان اور
فعل واحد میں پہلے اعوذ کافی ہے۔ معنی یہ ہیں کہ میں پناہ لیتا
ہوں ساتھ ذات موصوف بحیث اسماء کے شیطان مردود کے

۱۱۔ یہ ثناء اول نماز کے اس واسطے سنت ہے کہ عقیدہ نمازی کا پیش ہو۔ اور
اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ کَاطِرُضَا سُنَّتِیْ نہیں۔ وہ نیت سے پہلے چاہئے۔ اس
نمازی حضور سے غائب ہے۔ اُس ثناء میں حاضر ہے۔ ۱۲۔

۱۳۔ اس کے پڑھنے سے نور کا حجاب نمازی کے گرد ہو جاتا ہے۔ اندرونِ مبارک

شروع کرتا ہے ۱۴۔

یَسْمِعُ اللّٰهُ الْوَالِدُ شَرْعِ مَوْجُودَاتِ کَاسَا تَحْتِ بَرکَتِ صَوْرَتِ مُحَمَّدِیَّہِ
 ہے۔ جو اسم ہے اللہ کا کل عالم کو پیدا کر کے اپنی اپنی عمروں تک
 پہنچانے والا۔ اور سب کو قوت و قوت دینے والا۔ مومنوں کے
 نیک اعمال کے ثواب بے نہایت بہشت میں دینے والا۔
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَ سَبْ صِفَاتِ کَمَالِیَہِ خَاتِمِہِ خَاصِ اللّٰہِ کی ہیں کہ
 کل عالم کو پیدا کر کے اپنی اپنی عمروں تک پہنچانے والا۔ فسق اور کفر
 سے رحمت دنیاوی نہیں روکتا۔ رَحِیْمُو۔ خاص ایمانداروں
 کے اعمال کا بے نہایت ثواب دینے والا۔ یہ رحمت رحیمی خاص
 مومنوں کا حصہ ہے۔ کفار پر حرام ہے۔ مِلَکِ یَوْمِ الدِّیْنِ
 کے دن ہر چیز کا تھامنے والا یعنی سب اسباب فنا کر کے
 اپنی صفات کے ساتھ ہر چیز کو تھامنے والا۔ دنیا میں ہر چیز کے
 اسباب بنائے جنکے سبب آدمی خدا سے دور اور مجبور رہا۔ قیامت
 میں یہ ملکیت خدائے تعالیٰ کی سب پر عیان ہو جاوے گی۔ کیونکہ سب
 اسباب جو حجاب ہیں دور ہو جائیں گے۔ ہر چیز بغیر اسباب کے تیار ہو جائے گی
 بندہ جس چیز کا ارادہ کریگا وہ چیز تیار ہو جاوے گی۔ یہ مقام قرب
 الہی کا ہے۔ مقررین کو دنیا میں جب یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ تو
 جو کچھ ارادہ کرتے ہیں وہ چیز نمودار ہو جاتی ہے۔ قیامت میں بندہ

سب وہ صحیح صفاتِ اہلہ کے ہیں۔ ان کا نام صفاتِ اہلی کا کام ۱۲

بندہ ہے لیکن مثل امر خدا کے جب ارادہ کر لیا تو وہ چیز پیدا ہو گئی
 مشرک تو نہیں بنیگا وہی مقبول ہے۔ اللہ تعالیٰ ازل سے ابد تک
 منزہ و مقدس منشاء صفات ذاتیہ کمالیہ ہے اتنی بات سے کہ بندہ
 ارادہ سے چیز پیدا ہو جائے بندہ خدا نہیں بنتا (صورت محمدیہ الخ)
 اَيَّاكَ تَعْبُدُ۔ ہم سب ذرہ ذرہ اندھا کہ تا اظلاک از متخواس تامو
 تیری عبادت یعنی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اور اس فرمانبرداری
 کی طاقت تم سے لیتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ دکھا ہم کو سیدھی راہ جس راہ
 پر انبیاء صلیق شہدا و اولیا چلے وہ راہ معرفت توحید کی ہے۔
 صِرَاطَ الَّذِينَ رَاسَتْ اُنْ کانبی ہو یا صدیق وغیرہ جو مقربین ہیں
 وہ صل باللہ میں انکی دعاء یہی ہے۔ نہایت اسماء و صفات کمال
 نام کمال ہے وہ دور ہے۔ اس رستے میں حیرت نہ ہو سیدھے چلے طریق
 نہایت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ یہ سوال بھی بند نہیں ہوتا۔ (سواسطے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در بار الہی میں بھی سوال کرتے تھے۔
 رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا فرماتے۔

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ۔ نہ انکا راستہ جہنم غضب ہوا۔ یعنی
 اسباب دنیا میں محبوب رہتے انکو راستہ نہ ملا۔ جیسے یہود۔ اور نہ انکو
 رستہ جو بہک گئے رستہ چلے مگر اوچھڑیں پڑ گئے راہ راست چھوڑ گئے
 جیسے نصاریٰ کہ راہ تقدیس کی چلے بغیر مقدس کو مقدس سمجھے

وحدت صرفہ سے محروم رکھو وحدت اعتباری کے معقد ہوئے
 یعنی باپ اور ماں اور بیٹے کے قابل ہوئے جس سے شرک پیدا ہو گیا
 (امین) قبول کر۔ یہ لفظ قرآن شریف کا نہیں ہے۔ ایسا واسطے
 حکم ہے کہ آہستہ کہے۔ فرشتے بھی آہستہ کہتے ہیں۔ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کی آئین فرشتوں کی آئین سے مل جائے
 اُس کے سب گناہ مغفور ہوتے ہیں۔

اھو بسم اللہ آمین۔ آہستہ پڑھنا مسنون ہے حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اور عشرہ مبشرہ اور ہاجرہ انصار آہستہ پڑھتے تھے اس
 علوم ہوا کہ بسم اللہ آیت فاتحہ کی نہیں اگر آیت فاتحہ کی ہوتی تو
 سب بند پڑھتے جہاں فاتحہ بلند پڑھی جاتی ہے۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ صَیْبُ کَہ وہ ذات موصوفہ ہے
 ساتھ جمیع اسماء ذاتیہ کے۔ وہی ایک ہے اللہ الصمد موصوفہ
 باسما ذاتی شہنشاہ ہے کہ سب مخلوق کو اُس کا سہارا ہے۔
 کَلَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ۔ نہ اُس نے جنم نہ اُس کو کسی نے جنا۔ یعنی نہ
 اُس سے کوئی نکلا نہ وہ کسی سے نکلا۔ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا أَحَدٌ
 نہیں کوئی اُس کی مثل کہ صفات ذاتیہ کمالیہ کا منشاء ہو۔

اللہ اکبر۔ یہ تکبیر سنت ہے اُس کے معنی ہو چکے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ

سیدنا ایل ابن حجر سے ایک روایت میں جبرائیل آیا سو اسی سے دوسری روایت میں
 آہستہ کی روایت آئی۔ سوا اُن کے سب صحابہ اُفقہاء کے قابل اور عامل رہے۔

نمازی ایک حال سے دوسرے حال کی طرف چلا تو خیال ہوتا ہے
 کہ خداے تعالیٰ اس طرف ہے۔ اس خیال کو اس تکبیر کے ساتھ
 دور کیا کہ وہ جہت سے پاک ہے یہ رکوع اس واسطے کہ حضور میں کھڑے
 ہونے کی طاقت نہیں دربار میں جو عرض کرتا ہے کھڑا ہو کر کرتا ہے
 مطلب کلام الہی کے ساتھ کیا۔ وہ کلام بہاری ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا اِنَّا سَنُلْقِيْكَ عَلَيْنَا قَوْلًا ثَقِيْلًا۔ یعنی اب ہم تجھ پر ڈالیں گے
 بات بھاری۔ اگر پہاڑوں پر نازل ہوتی تو ریزہ ریزہ ہو جاتے آسمان
 اور زمین اور پہاڑ اس بھاری بھاد کو نہ اٹھا سکتے جب نمازی نے یہ
 کلام پڑھی تو کمر شکستہ ہوا گھٹنے پکڑ کر جھک گیا تسبیح کہنے لگا سُبْحَانَ
 رَبِّيَ الْعَظِيْمِ میرا بڑا رب سب سے بڑا ہے۔ جب اللہ نے مسافر
 سید ہوا جا۔ جب سید ہوا بولتا ہے سَمِيعَ اللّٰهِ وَلَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ جو
 شخص اللہ کی تعریف کرے اللہ اُس کی تعریف سنتا ہے اللّٰهُمَّ
 لَكَ الْحَمْدُ۔ میرے رب تیرے واسطے سب تعریف یعنی صفات
 کمالیہ ذاتیہ کا اظہار ہے پھر اسکے شکر یہ میں سجدہ کو جاتا ہے اُسی خیال
 میں تکبیر کہتا ہوا یہ خیال کرتا ہے کہ اصل میل مٹی ہے عین تسبیح کہتا ہے
 یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ اَلَا اَعْلٰی۔ میرا رب بہت بلند ہے سب سے بڑا ہے
 تین تسبیح اس واسطے کہتا ہے کہ اول جو کچھ دیکھا سنا یعنی عالم شہادت سے
 نرالا ہے۔ دوم عالم عقل یعنی جو کچھ سمجھے اُس سے بھی بالا۔ یعنی ملکوت
 سے۔ تیسرا جو کچھ اُلا کشف نے بتایا یعنی عالم جبروت سے نرالا ہے۔

جب اول سجدہ سے سر اٹھاتا ہے خیال کرتا ہے میں زمین سے پیدا ہوا۔ پورا جلسہ کر کے پھر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرتا ہے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ پھر زمین میں جانا ہے وہی تسبیح کہتا ہے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھاتا ہے خیال کرتا ہے کہ پھر زمین سے نکلنا ہے۔ دوسری رکعت کے بعد بیٹھ کر التَّحِيَّات پڑھے۔

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ الْخُصْبُ عِبَادَاتِ شَائِلِيْنِ اَعْتِقَادِ
اس زبانی پڑھنا قرآن شریف کا اور عبادات بدنی یعنی رکوع و سجود
وَ الطَّيِّبَاتُ اور مالی یعنی لباس ملک اللہ کے ہیں کہ سب توفیق
اُس نے دی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ الْحُجُبِ نَازِي نے دیکھا کہ حضور
میں غمرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود میں جلوہ افروز ہیں تو سلام
کیا جو اللہ نے اُنکو فرمایا تھا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ سلام ہو میرے پیارے
آپ پر اے نبی کریم اور اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکتیں تین لفظ
یعنی سلام و رحمت و برکت اس واسطے اللہ نے فرمائے تھے کہ حضرت

سے دو سجدہ کا فرض ہونا ایسا امر ہے کہ اسکی سمجھ سے عقل عاجز ہے جس امر کے ہر کے
عقل عاجز ہو اور امر الہی سمجھ کر یقین کر لے تو اس عبادت کا سب عبادتوں سے ثواب
زیادہ ہے۔ اس واسطے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ بندہ سجدہ میں اللہ سے بہت
قریب ہوتا ہے۔ نمازیں کوئی ایسی حالت نہیں جس میں اتنا قرب ہو۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ
نے دو سجدے کا حکم کیا۔ پھر دوسری رکعت بسم اللہ سے شروع کر کے تمام کرے۔
دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھے۔ یہ بیٹھنا اخیر کا ہو تو فرض ہے۔ اگر درمیان کا ہے۔ تو
واجب ہے۔ اس بیٹھنے میں ارشاد ہے کہ تیری عرض قبول ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہے
خدا کی اس نعمت کا۔

صلے اللہ علیہ کہ وسلم نے تین لفظ یعنی التحیات والصلوة والطیبات
 عرض کئے تھے تو التحیات کے مقابل سلام اور صلوات کے مقابل
 رحمت والطیبات کے مقابل برکت عطا ہوئی۔ نمازی کو جواب
 سلام کا آیا تو عرض کرنے لگا اَسْلَمَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
 الصَّالِحِينَ۔ یعنی سلام ہم کل اجزاء عالم پر جو نیکو میں خیال کئے
 تھے یعنی کل عالم کے ذرّات اور اپنے بدن کے ذرّات پر سلام حضرت
 صلے اللہ علیہ کہ وسلم کا ہو۔ اور خاص بندگان خدا پر جب یہ پڑھتا ہو
 توسب، اہل اور اولیا اور ملائکہ اسکو جواب دیتے ہیں وَعَلَيْكَ السَّلَام
 سب کا دو۔ بجاتا ہے۔ جب یہ انعام و اکرام اپنے پرنازل ہوئے
 دیکھتا ہے تو کہتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط یعنی میں دیکھتا ہوں کہ سوا ذات اللہ
 کے کوئی ذات نہیں کہ منشاء اساء ذاتیہ کا ہو۔ اور یہ بھی دیکھتا ہوں کہ
 حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاص مختار کل عالم پر اور حکم الہی پہنچا رہا
 ہیں۔ جب رخصت ہونے لگا اخیر میں دُعا پڑھتا ہو ضرور ہو کہ دعا کے
 واسطے درود شریف پڑھے یہ درود شریف ابراہیمی ہے بغیر اسکے دعا
 قبول نہیں ہوتی ہو واسطے نماز میں رکھا گیا ہے کہ موجب قبولیت کا ہے
 درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ ط ترجمہ ہے
 میرے اللہ رحمت یعنی انوار محبوبی نازل کرتا ہو اور مجمع صفات اپنے

کے نام اُن کا محمد ہے اور انکے تابعداروں پر جو اصحاب اولیاء اولیام
ہیں۔ جیسے انوار صفات تو نے نازل کئے اور پر مجمع افعال کمالیہ کے کہ
نام اککا ابراہیم علیہ السلام ہے اور انکے تابعین پر جو انبیاء ہیں تحقیق تو
سارے صفات کمالیہ الا اور اسما ذاتیہ والا ہے *

وَرُوْدُ شَرِیف وَبَارِكْ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَ عَلَیْ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلَی
اِبْرَاهِیمَ وَ عَلَیْ آلِ اِبْرَاهِیمَ اِنَّكَ حَمِیدٌ فَحَمْدُکَ تَرْجَمہ اور زیادتی
انوار ذاتیہ کی فرمان اور پر مجمع صفات کمالیہ کے اور اُنکے تابعداروں
یعنی زیر سایہ اُنکے اولیاء و آئمہ پر جیسے تو نے ترقی انوار صفاتیہ کی کہتے
اور پر مجمع افعال الہیہ کے یعنی ابراہیم اور اُنکے تابعین زیر سایہ پر جو کہ
انبیاء ہیں تحقیق تو سب صفات کمالیہ اور اسما ذاتیہ والا ہے دعاء
يَا اَجْعَلْنِي مُقِيمًا الصَّلَاةَ وَمَعِيَ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ
رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝
اے میرے رب کہ مجھ کو قائم کرنیوالا نماز کا راہینے پوری نماز بادلے فرمیں
و آداب) اور میری اولاد کو اے میرے رب قبول کر میری دعا اے میرے
رب ڈھانپ مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور رب ایمانداروں کو جس دن
قائم ہوگی میزان اعمال کی (یعنی اُس روز اعمال نیک ہی نظر آویں تیری
رحمت کا پردہ سب پر چھا جائے۔ اُس پردہ کے سبب گناہ کی نسبت ہمارے
طرف نہ آوے شیطان کے سر پر وبال پڑے کیونکہ وہی برہ کاری کا ہے۔
سلام۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَرْجَمہ مان ہو تم پر اے فرشتہ

کر اس کا سینہ والے مومنین اور خدا کا پیار

دروود دعا پڑھ کر دربارِ والوں کو السلام علیکم کہے پہلا سلام رخصت کا
دہنی طرف ہر دوسرا سلام بائیں طرف کہے۔ اور خیال کرے کہ جتنے آدمی
اور ملائکہ اور جنات نمازیں شامل ہیں اور مسجد میں حاضر ہیں بلکہ کل عالم
میں مومن ہیں۔ اس سفرِ آخرت سے اگر سب ملاقات کے طور پر السلام علیکم
کہتا ہوں۔ اگر خیال رخصت کا اُس دربار سے اور ملاقات کا اہل شہوت
نہو تو یہ سلام لغو ہے۔ پھر دعا مانگے تین دفعہ: **يَسْتَغْفِرُكَ بِكَرَةِ اللَّهِ أَنْتَ
السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنًا رَبَّنَا
بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ** ط ترجمہ اے اللہ تو ہی سلامتی ایسا دے مارا۔
وینے والا ہے سب کا اور تجھ ہی سے آمان آتی ہے اور تیری طرف مان
جاتی ہے یعنی اعتقاد و عمل ہمارا تیری طرف منسوب ہے، ہم کو زندہ رکھ ساتھ
آمان کے اور ہم کو داخل کر آمان کے گھیر میں یعنی بہشت میں بڑی برکت
والا ہے تو اے ہمارے رب اور تیری شان سب سے عالی ہے اے بزرگی
والی اے دوسرے کو کریم بنا کر دے اور کار و درود و بعد ہر نماز سنت
و نوافل وغیرہ کے **سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار اللَّهُ أَكْبَرُ**
۳۳ بار پڑھے اور کلمہ توحید ایک دفعہ اور آیت الکرسی تین دفعہ پھر درود
شریف دہنی دفعہ پڑھے اسکے بعد قل شریف یعنی **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ**
دس دفعہ پھر مومن تین یعنی **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** الخ و **قُلْ أَعُوذُ**

بِرَبِّ النَّاسِ الخ تین تین بار پڑھے بعدہ اللہ تبارک و تعالیٰ الخ سات و جمع
پڑھے پھر کیا کریں سو دفعہ اور اَلْبَاسِط ۷۲ دفعہ پڑھ کر دو نو ہاتھ اٹھا کر دعا
مانگے۔

فضائل نماز

نماز کل انبیاء اور مرسلین پر فرض رہی۔ اول صبح کی نماز حضرت آدم
علیہ السلام نے پڑھی۔ ظہر کی نماز حضرت داؤدؑ نے عصر کی حضرت
سلیمانؑ نے شام کی حضرت یعقوبؑ نے۔ عشا کی حضرت یونسؑ نے۔ فجر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سدرۃ المنتہی پر مقام حضرت جبریلؑ پڑھے
جب حضرت تیسری رکعت میں قرآن پڑھ چکے نظر مبارک دونوں چڑھائی
ازادۃ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور دعا، قنوت پڑھی۔

نیت پانچ نمازوں کی پانچ وقتوں میں

اول شب معراج بقرب قباب قوسین پچاس نماز پچاس اوقات میں
پچاس وقت محشر کے ارشاد ہوئیں حضرت تسلیم کر گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام
گزرے حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہ اُمت پر کیا حکم ہوا حضرت نے حکم فرمایا
پچاس نماز۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ یہ حکم اُمت پر بھاری ہے آپ کی بات
منظور ہے حضور میں جا کر تخفیف کرو حضرت نے اجنباد کیا کہ وہ حکم الہی ہے
اور یہ مشورہ رسول۔ اور مجھ کو امر الہی ہے کہ رسولوں کا کہنا مان فَبِهَذَا اٰمُرُكُمْ
اَقْتَدِلَا۔ یعنی رسول ہدایت پر ہیں انکی ہدایت کی پیروی کریں۔ پس حضرت
کی رائے جانے کی ہوئی حضور میں تخفیف کی عرض کی دس نمازیں کم

ہوئیں پھر آئے حضرت موسیٰؑ نے واپس بھیجا۔ پھر عرض کی اسطرح پانچ بار عرض
 ہوئی اخیر میں حکم ہوا کہ یہاں پچاس ہیں ایک نماز کی دس نیکیاں مَن جَاءَ
 بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرٌ أَمْثَلُهَا یعنی جو ایک نیکی لادے اُسکو دس گنا
 ملے۔ یہ حکم نماز کا سب نیکیوں میں جاری ہے اس میں از یہی ہے کہ جو نیکی
 خدا تعالیٰ کے حضور میں جاوے وہاں دس گنا نیکو ہو جاتی ہے جیسے نماز
 کی تخفیف بتدریج ہوئی ایسے ہی ترقی نماز کی ہوتی ہے یعنی کسی کی پانچ
 ہی رہتی ہیں کسی کی دس کسی کی بیس کسی کی تیس کسی کی چالیس کسی کی
 پچاس جس قدر صفائی دل کی ہو اُس قدر ترقی ہو جب نماز باجماعت پڑھے
 اور جو متقی ہو وہ پیش امام ہو سب مقتدیوں کی نماز اسکی نماز سے ملے دس گنا
 ہو جائے۔ نماز معراج المومنین ہے۔ حدود اوقات نماز اور ترتیب وضو اور
 ترکیب نماز کی حضرت جبرائیلؑ نے دو دن میں ختم کی کہ ہر وقت کا اور غرض
 یہ ہے اور رکعتیں اتنی ہیں اور اس امر کو شرع میں امر بقصدی اور توفیقی کہتے
 ہیں اور ترتیب نماز کی عمل بقصدی ہے اور مغنی بقصدی کہ یہ ہیں کہ جبکی
 کتبہ اور دلیل کو عقل نہ سمجھے۔ فقط حکم الہی مانکر اعتقاد کرے اور جس امر کی
 کہنے کو عقل سمجھے وہ اس سے کم ہے کیونکہ انفیاد محض امر الہی کا نہیں عقل
 کی بھی تابعداری ہے۔ نماز میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں سجدے دو
 ہونے میں عقل مانع ہے اسی واسطے درجہ سجدے کا قیام اور رکوع سے
 زیادہ ہے اس کی کہنے درک عقل سے برتر ہے۔
 منجاء غواہ نماز کے یہ ہے کہ جو شخص نماز با تعظیم پڑھے رزق حلال اُس کا

فراخ ہوتا ہے جسکے سبب عبادت کا اسکو شوق ہوتا ہے اور حلال کھانے
 سے گنہ مغفور سمجھتے ہیں نماز کی سب شرائط موقوف طہارت پر ہیں اور
 طہارت کبھی سب شرائط اور ارکان نماز کی ہے خشوع اور تعظیم سب سے آدائے
 ورائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات کے نہیں ہو سکتی اور اصلی باعث
 خشوع اور تعظیم خلاص اور حضور دل کا ہے اور حضور دل کا سوائے روشنی ایمان
 کے ممکن ہے اور روشنی ایمان کی طہارت قلب پر موقوف ہے اور تقویٰ نام ہے
 صفائی عقیدے کا از عقاید فاسدہ صفائی عقیدے کی اہل سنت و جماعت میں
 منحصر اس واسطے کہ کل صحابہ کرام عشرہ مبشرہ اور اہل بیت اور تابعین بالاحسان
 اور اولیائے عظام اور سلاطین اہل سلام اس عقیدہ اہل سنت و جماعت
 پر تھے۔ رسالہ حسن العقاید عقاید اہل سنت و جماعت میں کافی ہے اور
 منجما نواید نماز کے دفعہ و باء و قحط اور دفع و باء و قحط اور دفع و باء و قحط
 اور نصرت پیش اور دفع غم و الم وغیرہ بلیات اور قنایا و اخروی بعد میں کے منوع
 میت کی نماز جنازہ پر منحصر ہے جو نماز پڑھیکا اسکی شفاعت ہوگی و جنت میں داخل
 ہوگا یَوْمَ یَدْخُلُونَ اِلَی السَّجُودِ یعنی جس دن بلئے جائینگے طرف نماز کی
 جنہوں نے دنیا میں نماز پڑھی وہ اُس دن بھی پڑھینگے تب داخل جنت ہونگے کا وہاں
 اور بے نمازوں میں کوئی پردہ نہیں کا فر اور بے نماز ملے ہوئے ہیں و دنیا فانی
 جس طرح صفوں بند ہی ہوئیں تھیں ویسے ہی قیامت کے دن صفیں باندھی جائیں گی
 جو لوگ پیغمبروں اور اولیائے اوصیاء صفوں کے پاس ہے وہ قیامت میں بھی انکے
 پاس ہینگے اور جو لوگ کفار کی صفوں کے پاس ہے وہ قیامت کے دن بھی انکے

سنگ ہونگے وہ خدا تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہونگے۔ اب دنیا میں نشان
 مومن اور کافر کا یہی ہے کہ جو خوشی سے حکم خدا تعالیٰ کا بجالا دے اور نمازوں لگا کر
 اپنے وقت پر پڑھے اور سب کاموں کو چھوڑ کر اذان سنتے ہی نماز کیلئے تیاری کرے
 وہ پکا مومن ہے اسکو خدا تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور شفاعت حضرت کی نصیب ہوگی
 اور عقیقتی مسستی کریگا اتنی ہی قیامت میں تکلیف حساب اور بطرط پرگزنی
 ہوگی۔ فرشتے ہر بات پر جھڑکیں گے اور نمازی آدمی کو السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہیں گے نماز
 اور ایمان کا آپس میں ٹھیکہ ہو بلکہ نماز کا نام اللہ تعالیٰ نے ایمان فرمایا ہر مَا کَانَ
 اللہُ یُضِیْعُ اَیْمَانُکُمْ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نمازیں ضائع نہیں کیں۔ جو
 بیت المقدس کی طرف پڑھیں۔ سب احکام شریعت کے نماز کے تابع ہیں۔
 جب امام پاکیزہ ہو تو سب کی نماز درست ہے جب امام دل سیاہ ہو یا غسلیات با
 وضو نا تمام ہو یا بدن یا کپڑے پر دھم بھر چوڑی یا وزن میں دھم کے بڑ پیدی
 غلیظ ربول۔ بیز خون۔ شراب غیرہ لگی ہو نماز سب کی فاسد ہوتی ہو ایسے
 ہی اگر نماز اور ایمان میں قصور ہو تو سارے شرعی احکام بیکار ہیں۔ قرین واجب
 سنن۔ آداب۔ مباح۔ مکروہ۔ حرام مفسد نماز کے جاننا ضروری ہیں۔ فرض
 اور مفسد حکام کا جاننا بھی فرض ہے اور واجب اور مکروہ کا جاننا بھی جب تک
 اور سنت اور مستحب اور مباح کا جاننا سنت ہے پس جو شخص حکم نماز
 کے نہ جانے وہ گنہگار ہے اور واجب اور سنت کا تارک ہے اسلئے فرض
 ہو کہ ہر مسلمان جملہ احکام دین سے واقف ہوئے اور گنہگار نہ ہو کہ طَلَبُ الْعِلْمِ وَرِیضَةُ
 عَلَى الْاَکْلِ مُسْلِمٌ مِّنْ مَّسْلَمَةٍ یعنی علم کی طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض

تعریف ایمان

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ اَحْكَامِهِ
 یعنی ایمان لایا میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے جیسا کہ وہ ساتھ ناموں اور صفاتوں اپنی
 کے ہر اور میں نے مانے سارے حکم اُسکے پس نام اور صفات اور احکام یعنی فرض
 واجب سنت مباح مکروہ۔ حرام مقصد ناکر کے اور جملہ احکام جاننے ایمان کے
 لازم ہیں حضرت نے فرمایا کہ ایمان کی اُن اسی شاخیں ہیں بڑا منڈہ اُس کا لا الہ
 الا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہر اور چھوٹی شاخیں مسلمانوں کے رستے سے موزی
 کو دور کرنا اور حیا ایک شاخ ایمان کی ہے۔ یہ سب شاخیں ایمان کی مسلمان
 کو معاوم کرنی فرض ہیں اور انکی نگہبانی بھی فرض ہر جس کا نام شَعْبُ الْاِيْمَانِ ہے
 اور اے اللہ بھی کہتے جتنے واسطے حضرت نے فرمایا کہ مَنْ اَحْصَا هَا دَخَلَ الْجَنَّةَ
 یعنی جو شخص انکو دلیں کھے وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ مگر اول
 سب سے پہلے بنا اسلام کے معلوم کرنے چاہئیں۔ اول کلمہ طیبہ قوم نماز سوّم زکوٰۃ
 چہارم روزہ پنجم حج۔ اگر ایک بنا اسلام میں نہ ہو تو اسلام اسکا قائم نہیں
 رہتا کلمہ میں شرط ہے کہ گونگانہ ہو۔ نماز میں شرط ہے کہ بیہوش نہ ہو یعنی با عقل
 ہو۔ اور زکوٰۃ میں شرط ہے کہ صاحب نصاب کہ ہو۔ سونا ۸ تولے یا ماشے چاندی
 ۸۰ تولے یا ماشے نقد یا سونا چاندی یا مال سوداگری کا سو اچھ ضروری مانا
 پارچہ برتن مکان اور زر حرقہ کے پاس رکھتا ہو اور قرضدار بھی نہ ہو سال کے
 بعد چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی روپیہ فیصدی زکوٰۃ دیا کرے۔ حج کی شرط یہ
 کہ آنے جائے کا خرچ سوائے پوشاک شایہ علاوہ مانا نفقہ متعلقان حج کا نفقہ

اسکے ذمہ واجب ہے سب پنج سرایہ کھتا ہو تب فرض ہے ہر ایک عبادت اپنے وقت پر کی جائے تو اس کا ثواب دس گنا یا زیادہ ہزار تک ملتا ہے اگر اپنے وقت پر ادا نہ ہو تو گنہگار ہوتا ہے اور اگر قضا کرے تو اس کا وبال و عذاب و جزا ویریز کا عذاب سر پر رہا اسکے واسطے استغفار یا حج مبرورہ کرے تا دیر کا گناہ معاف ہوئے اگر ایک نماز بھی آدمی کے ذمہ ہو تو ہر وقت گنہگار رہتا ہے اور اور جتنی دیر ہوتی جاتی ہے اتنا ہی گناہ بڑھتا جاتا ہے کوئی نماز جب غفلت میں لیجئے سوتے ہوئے یا بیاری میں فوت ہو جائے۔ جب بیدار ہوا یا ہوش میں آئے اس وقت ادا کرے دیر سے گنہگار ہوگا۔ پانچ وقت معلوم کرنے سے واسطے کہ اگر نماز وقت میں نہ پڑھی جائے تو ادا نہیں ہوتی اور اگر پہلے وقت سے پڑھی جائے تو بالکل ادا نہیں ہوتی۔ اگر چھ وقت کے ہو تو قضا ہے اور اگر وقت میں ہو اور وقت اسکو یقیناً معلوم نہ ہو تو بھی ادا نہیں ہوتی پھر پڑھے۔ اوقات نماز کے پانچ ہیں۔ صبح۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔ صبح کا وقت سیفیدی صبح صادق کے نکلنے سے سوجھ نکلنے سے پہلے تک وقت ظہر کا سایہ ڈھلنے سے لیکر دیار کے ایک مثل تک سب امور کا اتفاق ہے۔ دو مثل تک امام اعظم کا مذہب ہے۔ وقت عصر کا دو مثل کے بعد سے لیکر غروب آفتاب تک مگر جو وقت زور و سرخ ہو تو نماز مکروہ ہے۔ کوئی نماز جائز نہیں۔ لیکن نماز عصر اس روز کی بکرا بیعت ادا ہوتی ہے۔ اگر اتنا وقت پایا کہ اللہ و اکبر کہتے تک آفتاب باہر ہے اور پھر غروب ہو گیا تو بھی زائے عصر کی آواہو جاوے گی۔ اگر اس وقت کوئی کافر مسلمان ہو تو یا عورت حیض و نقاس سے پاک ہو گئی۔ یا لڑکا

بالغ ہو گیا کہ وقت اتنا تھا کہ اللہ اکبر کو کہے تو یہ نماز سب کو قضا کرنی ہوگی کہ وقت پایا تھا اور فرض ہو گئی تھی اور وقت نماز مغرب کا غروب آفتاب سے غروب سفیدی سے پہلے تک ہے اور عشا کا غروب سفیدی سے طلوع صبح صادق کے پہلے تک۔ مگر ہر نماز میں وقت مستحب اور مکروہ دیکھنا چاہیے۔

اوقات مستحب

صبح کا وقت اچھی سفیدی سبزی مایل ہے اور ظہر کا گرمیوں میں جب دھوپ کی گرمی کم ہو جاوے اور سایہ مثل کے نزدیک ہو اور سردیوں میں سایہ آدھ مثل ہو۔ اور عصر کا وقت جب سورج کی کڑھی سفید ہو اور مغرب کا سرخی میں۔ اور عشا کا جب تیسرا حصہ رات کا جاوے آدھی رات تک

اوقات مکروہ

صبح کی اذان ابھی ہے اور سورج نکلتے ہیں۔ وقت ظہر کا شدت گرمی میں عصر زردی سرخی آفتاب میں۔ عشا و اخیر رات میں۔ اور سورج نکلنے اور ڈوبنے اور زوال کے وقت سب اور نمازیں مکروہ ہیں۔ نفل ہوں یا قضاء بعد اداے صبح اور عصر نفل مکروہ ہیں سورج نکلنا و ہاں تک ہے کہ جب تک سرخ زرد رہے اور غروب اس وقت سے ہے کہ جس وقت سرخ اور زرد ہو جاوے زوال اس وقت تک ہے جب تک سایہ دھل کر ظاہر نہ ہو جاوے۔

عام مکروہات

جب بدن میں کوئی خلل پیشاب یا سح یا بھوک یا غصہ کا یا ہنسی کا یا سامنے بٹ ہو یا پلیدی یا آگ ہو یا کتا ہو یا کوئی آدمی یا جانور یا کوئی چیز پیدا ہو یا

جلدی ہو یا کپڑے میلے ہوں اور سر کی چوٹی تنگی ہو یا چادر کے دو طرف نہ ملائے ہوں۔ یا چونے کی استینیں لٹکتی ہوں یا تیر کی چادر ڈھیلی ہو
ٹخنے ڈھکے ہوں اور عید کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہیں +

مسائل استنجا

استنجا فرض اور واجب اور سنت اور مکروہ ہے فرض تب ہے جب استنجا
مخفی سے باہر چوٹی سے زیادہ قدر یا وزن میں ہو واجب تب ہے جب پلیدی
چوٹی کے برابر ہو۔ سنت تب ہے جب پلیدی چوٹی سے کم ہے مکروہ تب ہے۔
جب کچھ ہوا استنجا کرنے میں ٹوبائیں سپر پر زور دیوے اور سے یا پشت سے
قبلہ نہوے کہ حرام ہے اگر سہواً بیٹھ جائے اور خیال آجائے اسی حالت میں پھر جائے۔
ابھی پھر انہیں تھا کہ پھر نیسے پہلے بخشا جاتا ہے۔ جہاں تک ہو بول ایسی جگہ کے
کہ زمین نرم ہوئے یا کھو دیوے کہ زمین بہت پلیدی نہو جائے ڈھیلالیتے وقت
ڈھیلے کو اول تین دفعہ زمین پر ٹھکورے تاکہ نتیج سے چپ کرے اور زمین کو
اول تین دفعہ ٹھکور کر کے کہ نتیج سے چپ رہ ڈھیلے تین ہوں یا ایک تین
دفعہ استنجا سنت ہے۔ ایک ڈھیلے کی چار طرف ہیں تین طرف سے تین دفعہ استنجا
کرے تو بھی سنت ادا ہو جاتی ہے اور بعد بڑے استنجا کے چھوٹا استنجا استبرائے
ساتھ کے یعنی ڈھیلہ رکھ کر کہانے اور سیون کو لے جتے کہ قطرہ آنا اسکا لیٹنا
بند ہو جائے بعد پانی کے ساتھ ہاتھ دھو کر اول چھوٹا استنجا اسطور پر کرے
کہ دونوں بغلیں اور دونوں انڈے ملکر دھوے۔ بعد تین انگلیاں جوڑ کر ہتھیلی
پر دھار پانی کی ڈالتا جائے اور بڑی انگلی سے درمیان سوراخ سے نہاست

دور کرے اور پھر دوسری انگلیوں نے اسکے کنارے کو صاف کرے کیونکہ استنجا نام
 ہے نکالنے بخوبی پانے کا خوب کوشش اور تلاش سے نجاست نکالنے تاکہ
 اسکو یقین ہو جائے کہ نجاست کی ملامت یعنی لیس نہیں رہی اور خوب
 پنچوڑے اسطرح تین شرطیں کہے اور سات دفعہ ہاتھ سے صاف کرے کہ
 خشک ہو جائے اور متحجب ہے کہ رومال سے خشک کرے۔
 اگر رومال نہ ہو تو ہاتھ سے ایسا خشک کرے کہ وہ تری کپڑے کو
 نہ لگے اور پانے اور استنجا کو جاتے وقت اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْجَنِّ وَالْجَانِّ
 اور بعد فراغت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ الْغَيْثَ وَكَفَى فَاغِي
 پڑھے اور بول براز بطرف آفتاب اور ستاروں کے اور مقابل ہوا کے نہ کرے
 اور استنجا پلید چیز اور عزت والی چیز کے ساتھ نہ کرے +

مسائل و احکام آب

پانی پاک ہے کہ جاری ہو یا درہ ہو یا درہ سے زیادہ ہو اور سوا
 اسکے پانی قلیل ہے قلیل پانی تھوڑی پلیدی پڑنے سے پلید ہو جاتا ہے
 یہ دونوں پانی تب پلید ہوتے ہیں جب پلیدی کا اثر بویا مزہ یا رنگ سا
 پانی میں پھیل جائے جو لوگ مطلق پانی کو پاک کہتے ہیں جیسے مالکی مذہب
 انکو فقط یہ سند ملی کہ اَلْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَتَجَسَّسُ شَيْئٌ یعنی پانی پاک کرتا ہے کوئی
 چیز اسکو پلید نہیں کرتی۔ یہ ارشاد نبوی ہر انکو دھوکھا ہوا یہ حکم پانی جاری
 کا تھا جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ نہر جاری مدینہ کے باغ میں جسکے گھاٹ
 کا نام دِرْبُ زَيْنَاعَہ تھا اسکے بائیں میں ارشاد ہوا اَلْمَاءُ طَهُورٌ میں لام

عہد کا ہے یعنی وہ خاص پانی پاک ہے نہ مطلق اور حدیثِ قلتین کی جبکہ
 شافعی لوگ سند پکڑتے ہیں کہ جب پانی دو ٹکے بھر جائے تو وہ پلید نہیں
 اور حدیثِ قلتین کی سند غلط ہے۔ دوسری حدیث میں حضرت کا ارشاد
 ہے اِذَا فَلَاحَ الْكَلْبُ قُلٌّ مِّنَ الْاِنَاءِ فَاَغْسِلُوْهُ سَبْعًا يَعْنِي
 جب برتن سے پانی لگ جائے تو سات دفعہ دھوؤ اور ایک دفعہ مانج لو۔
 یہ مطلق برتن خواہ دس ٹکے کا ہو کتے کے منہ ڈالنے سے ناپاک ہو جاتا ہے
 اور اس حدیثِ قلتین میں مراد از قلتین محقق نہیں کیونکہ قلعہ چوٹی پہاڑ
 اور آدمی کی چوٹی اور ٹکے کو کہتے ہیں اور تکلف کا لفظ بتاتا ہے کہ مراد اس جگہ
 چوٹی ہے اگر ٹکے ہوتے تو اِذَا اَمْلَأَتْ ہوتا یعنی جو بوقت پُر کرے مراد اس حدیث سے
 کہ کتاب اتنا بھر جائے کہ پہاڑ کی چوٹی یا آدمی کی چوٹی تک پہنچ جائے اور حضرت
 امام غزالی نے فرمایا کہ حضرت اور اصحاب کرام غدير اور پانی جاری سے وضو
 فرماتے۔ اور ان پانیوں کی نسبت حکم ہوا کہ پلیدی پڑنے سے جب تک بوزہ
 رنگ نہ بدل جائے تو پاک ہیں اور لفظ غدير کا علماء نے تحقیق کر کے وہ درودہ
 یا زیادہ پایا ایسے غدیر میں پلیدی ایک طرف سے دوسری طرف نہیں پہنچتی
 حدیثِ شریعت میں وارد ہے کہ کنوئیں کا حیرم یعنی گرد اگر دچارہ لفظ سے
 دس دس گز تک ہووے۔ دوسرا کنواں اس حد کے اندر ہووے اور دونوں
 ایک کنواں پلید ہے تو دوسرا کنواں بھی پلید ہو جاتا ہے ایسا وسطے علمائے
 حدیث جوحن کی وہ درودہ رکھی کہ ایک طرف کا پلیدی دوسری طرف سرایت نہیں
 کرتی۔ اور اگر جوحن نیچے سے چوڑا ہے اور اوپر سے وہ درودہ سے تنگ ہے

تو اوپر وضو کرنا ناجائز ہے اور اگر اوپر سے چوڑا ہے اور نیچے سے تنگ ہو اور کوئی پلیدی پڑ جائے اور تہ میں بیچے جاوے تو اوپر پاک رہیگا اور نیچے پلیدی رہیگا۔ اور اگر حوض دہ دروہ چھت والا ہے اس طرح پر کہ پانی چھت سے ملا ہوا۔ اور دمانہ اسکا جو کھلا ہے دہ دروہ سے کم ہو اس سے بھی وضو کرنا ناجائز ہے اور اگر چھت سے پانی نہ ملا ہو تو وضو جائز ہے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

مسائل و ضوابط

وضو کے چار فرض ہیں۔ اول سارا منہ دھونا سر کے بالوں کی حد سے ٹھوڈی نیچے تک اور کان سے کان تک۔ دوم ہاتھ دونوں کہنیوں سمیت سوم مسح چوتھائی سر کا۔ چہارم دونوں پیر ٹخنوں سمیت ایسا دھوے کہ بال کا قدر خشک نہ رہے۔ دائرہ بھاری ہو تب بھی سارے بالوں کی جڑ کا ترک کرنا فرض ہے اور لٹکتی دھڑلی کا دھونا فرض نہیں ہے۔

سنت وضو

نیت کرنی دونوں ہاتھ گٹھوں تک دھوئے اس طرح کہ ایک ایک ہاتھ جدا جدا پہلو پہلے دایاں پھر بائیں۔ اگر میل کچیل لگی ہو تو ملکر میل لے لے اور کر لی منہ بھر کے کرے اور سوا کے انگلی کم از کم تیر دفعہ ہر دو طرف دانت کے اوپر نیچے تین تین دفعہ پھیرے اور ایک بار زبان پر پھر بم اشد پڑھے پھر ناک میں تین دفعہ پانی ڈال کر کھینچے اور چنگلی درمیں سے ہر دو تھپنے لے اور بائیں ہاتھ سے منہ کے اور سارے سر کا مسح کرے اور ماخذ یا ہر کانوں کے مسح کرے اور مسح گردن کا کرے اور ہاتھ لقمہ دہانے دھوئے اور دھڑھی اور انگلیوں ہاتھ سپر کا غلال کھئے اور انگوٹھی کے نیچے

۱۵۔ یعنی جس پر بیت کا دھونا فرض تھا۔ دارم کے بچے بھی فرض ہے۔ ۱۱۔

ہلا کر پانی پہنچائے اور اعضا، ملکہ دھوئے اور پے پیئے دھوئے اور دنیا کی کلام
نکرتے اور اونچی جگہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور پاک جگہ پر وضو کرے۔
اور اعضا وضو کو بخوبی پھوڑے اور ہر عضو پر کلمہ شہادت بایں اللہ پڑھے
اور دعائیں پڑھے اور بعد وضو کے اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْ
مِنِ الْمُنْتَقِينَ اور سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ تین دفعہ پڑھے اور اگر وقت ہو تو
دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے ورنہ جو نماز پڑھے ثواب تحیۃ الوضو کا نیت ہو جائیگا۔
نواقض وضو جو کچھ آگے پیچھے سے نکلے خون ہو یا پپ یا زرد پانی ناک سے یا
پھوڑے پھنسی سے نکلے یا موٹی چھری خون میں چوس کر بھر جاوے یا تھے کرے
یا نمازیں آواز سے ہنسنے اگر نماز جنازہ میں ہنسنے تو نماز فاسد اور وضو باقی۔

مسائل غسل

غسل میں تین فرض ہیں۔ منہ میں ناک میں بھر کر پانی ڈالنا۔ سارے بدن پر
پیر تک مل مل کے دھونا۔ بڑا استنجا کرنا کہ کوئی بال خشک نہ میل کچل
بدن سے اتارنا اور تمام بدن کا غسل تب ہوگا جب ناف اور فرج اور برو
اور مچھیں اور داڑھی ملے دھوئے اور ناک سے رٹیہ جمی ہوئی اور میل دور
کرے اور دواتوں میں خلل کرے اور سنت غسل کی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھے
اور جب غسل فرض کی حاجت ہو تو اول جھٹ تیمم کر لیا کرے تاکہ بسم
پڑھنی جائز ہو جاوے اور نیت اور وضو با ترتیب کرے اور ننگا نہ
اگر ننگا ہے تو قبلہ کی طرف منہ کرے کہ خلاف سنت ہے۔

موجبات غسل فرض حیض۔ نفاس۔ جنابت تمام بدن پلید ہو جاوے

غسل سنت۔ نماز جمعہ عیدین۔ احرام برائے وقوف در عرفات حاجی کو
غسل مستحب۔ پاک بدن والا کافر مسلمان ہووے۔ لڑکا نابالغ پورا
 ۱۵ سال کا ہو جائے۔ جنون یا مستی یا بیہوشی سے ہوش میں آجائے
 بعد حجامت سینے لگانے کے جب غاسل میت کو غسل دیجئے شب برات میں
 ۲۷ رمضان میں حاجیوں کو مزدلفے میں جانے کے واسطے واسطے دخول مکہ معظمہ اور
 مدینہ منورہ کے اور واسطے دخول کعبہ کے واسطے نماز سوچ گریں چاند گرہن اور
 استقاع کے اور واسطے ہر ایک نماز کے برائے دفع خوف یا دفع تاریکی اور
 آندھ ہی کے ہوا اور جس بدن پلید ہو جاوے اور جگہ نامعلوم ہو۔

تنبیہ۔ یہ غسل تب فایده کرتے ہیں جب دل کا غسل کر لیوے یعنی اپنے
 دل کو سب عقاید فاسدہ سے اور بد خلقی سے پاک کر لیوے حتیٰ کہ دشمنی کسی
 مسلمان کے دل میں نہ ہو اور عظمت اللہ تعالیٰ اور رسول خدا اور مقربان الہی کی

مسائل اذان

اذان اول وقت میں مسنون ہے۔ اول وقت اعلام کا وقت ہے اور
 وہ مسنون موجب ثواب ہے اور میان وقت کے فقط اعلام جماعت کا
 ہے اور اذان مشہور ہے ہر کلمہ پر وقت کرے اور آواز ذرا دراز کرے۔
 مدت برابر کرے کلمہ شہادت کے دو دو دفعہ کہے چار چار دفعہ کہے خلاف
 سنت میں ثبوت اسکا بالکل نہیں اور ابو محمد وہ مؤذن کی طرفت جو نسبت
 کرتے ہیں یہ غلط ہے اُنہ شہادتیں بغیر مکہ کے پڑھیں حضرت نے فرمایا کہ
 ساتھ پڑھو انکو دھوکا ہوگا کہ شہادتیں چار چار دفعہ ہیں بلاتہ اور بالمتہ اذان

حضرت بلال کی قایم اور دایم رہی ایسی اذان فرشتے نے کسی تھی
 اور آسمان پر حضرتؑ کی تھی اور شہادتین میں حضرت کا نام مبارک
 سنتے وقت دو دفعہ دو نو انگوٹھے اور ساتین چوٹے مسنون ہیں حضرت
 صدیق اکبرؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت خضرؓ اور بہت مشائخ نے
 جوئے اور فایہ اٹھائے اور حضرتؑ کی بشارت ہے کہ جو ایسا کریگا۔
 اُسکو میں بہشت میں لیجاؤں گا۔ یہ حدیث ثابت صحیح ہے کثر العباد
 میں اسکی تصحیح کی ہو ملاً علی قاری اپنی کتابوں میں اور شیخ عبدالحق وغیرہ
 سب اس حدیث کو صحیح مان چکے ہیں۔ فقط ایک جراح لکھتا ہے
 کہ مجھ کو اس بات کی حدیث صحیح نہیں ملی حدیث ضعیف ہو ظاہر ہے کہ
 فضایل اعمال میں سند حدیث ضعیف کی کافی ہر پس بالاتفاق بات
 مسنون ہو جو کوئی منع کرے سو اس کے حکم اسکا کفر ہے شریعت پر حکم کا
 ایجاد کرنا کفر ہے اسکی اجابت بالقول اقدم واجب ہے اور اذان مسجد
 باہر تھی خواہ اذان خطبہ جمعہ کا ہو وہ بھی باہر تھی۔ ہشام بن عبدالمکک نے
 مسجد میں خطبہ کے وقت کہلائی۔ پہلے اس سے باہر ہو کر تھی امام کے نزدیک
 کہنی بالکل خلاف ہے دو پچھلی صفوں میں چائے اور کبتر بھی یکسر پچھلی صفوں میں
 کہ پہلی صف میں نماز کو چیر کر آنا ضرور نہیں موقع ملے تو آوے ورنہ لوگوں کو تکلیف
 نہ دیوے یہ ماوردی نے بیان کیا جیسا کہ عینی شرح بخاری میں ہے چھپے دعا
 کرے اور اقامت یعنی کبیر مثل اذان کے ہے مگر جلدی۔ اور قدامت الصلوٰۃ
 دو دفعہ اور اس کی اجابت بھی واجب ہے بالقول والقدم۔

مسائل نماز

فرائض نماز۔ نماز کے فرائض ۷ ہیں۔ وضو۔ بدن پاک کپڑا پاک
 جگہ پاک مرد کو ناف سے زیر زانو تک اور عورت کو سارا بدن سوا
 چہرہ اور دو کف دست اور دو پیر کے ڈھانکنا اور بقیہ اور وقت کا ہونا
 اور جاننا اس بات کا کہ وقت نماز کا ہے اور تکبیر کھڑا ہو کر کہنا۔ اور
 نیت کا تکبیر سے پہلے ہونا۔ اور تکبیر تحریمہ زبان سے کہے کہ آپ شن لے
 اور مقتدی کو نیت متابعت کی کرنی اور اقتدا فرض کا فرض میں اور
 اقتدا واجب کا واجب میں۔ اور قیام فرائض اور واجبہ سنت مؤکدہ
 میں بقدر قرائت کے فرض ہے۔ اور قرائت قرآن مجید ایک ایک آیت پھر
 رکعت میں فرض ہیں اور ساری رکعتوں واجب اور سنت اور نفل
 میں امر رکوع اور سجدہ سخت چیز پر پیشانی بقدر تسبیح تک جاوے اور سجدہ گاہ
 کا گھٹنوں سے بالشت سے زیادہ اونچا نہ بنا اور سجدہ میں دونوں ہاتھ ادا
 دونوں گھٹنے زمین پر لگانے اور کوئی انگلی اونگی ٹکائی اور رکوع سجدہ
 مقدم ہونا۔ اور پہلا سجدہ کر کے جلوں کے قریب ہو کر دوسرا سجدہ کرنا۔
 اور قعدہ اخیر بقدر تشہد اور قعدہ اخیرہ سیارکان سے سمجھے کرنا اور
 ساری نماز جاگتے پڑھنا اور سارے فرائض اور واجبات نماز کے سنتوں
 اور مستحبوں سے جدا ہوجانا اور اعتقاد فرائض کا فرض جاننا تاکہ فرضوں کو
 نفل نہ اعتقاد کرے کہ نفل بہ نسبت فرض ادا ہو جاتا ہے اور فرض بہ نسبت
 نفل نہیں ادا ہوتا ان فرائض کا جاننا فرض ضروری ہے کہ بلا علم فرائض

نماز کے نماز ناجائز ہے۔ جب فرض کو فرض نہجائنا تو فرض ادا نہ ہوا۔

واجبات نماز

وہ اٹھارہ ہیں دو رکعت اول میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا امام اور مخدک اور اور سورہ یا آیت لمانی اول دو رکعت فرض میں اور ساری رکعت واجب سنت اور نفل میں اور فرض میں تعیین دو رکعت اول کے قرائت اور تقدیم فاتحہ بر سورہ اور ناک اور ماقے پر سجدہ کرنا اور دوسرے سجدہ ساتھ پہلے سجدہ کے جلسہ کر کے ملانا۔ ارکان میں بقدر تسبیح کے رکوع بخود قومہ جلسہ میں اور قعدہ پہلا نماز سنگانہ چہار گانہ میں اور تشہد پڑھنا ہر قعدہ میں اور پہلا قعدہ ختم کر کے تیسری رکعت کو جلدی کھڑا ہونا اور لفظ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا اور علیکم واجب نہیں جیسا کہ در مختار میں ہے اور دعاء قنوت میں اور تکبیرات عیدین کی اور شروع کرنا نماز کو ساتھ لفظ اول اکبر کے اور دوسری رکعت عیدین میں تکبیر کو عین اللہ اکبر اور سوائے عیدین تکبیر رکوع کی سنت ہے اور صبح اور شام اور عشاء اور وتر و تراویح اور جمعہ اور عید میں چہر کرنا امام کا۔ اور ظہر و عصر میں اخفاء کرنا۔

بیان سنت ہائے نماز

وہ تقریباً اکاونی ہیں اول تکبیر تحریر یہ کیواسطے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ مردوں کو اور کندھوں تک عورتوں کو۔ انگلیوں کو کھار کھنا متوجہ قبلہ! اور مقتدی کو تکبیر امام کے ساتھ تکبیر کرنی۔ دونوں ہاتھ کے تلے ہاتھ باندھنا اور عورتوں کو سینے پر۔ اور سنا پڑھنی یعنی یتھانک اللہ سبکو اور اُخود باللہ

پڑھنی امام کو اکیلے کو نہ مقتدی کو اور بسم اللہ پڑھنی ہر رکعت کے اول اور
 امین کہنی اور عوذ بسم اللہ اور آمین آہستہ پڑھنی اور کچھ تحریر کیے وقت پھر کے
 آرام سے کھڑا ہو جانا سوائے جھبکانے سر کے اور امام کو تکبیریں باور زبند کہنی
 اور فاصلہ درمیان دو قدموں کے بقدر چار انگشت اور صبح اور ظہر کی نمازیں سوتریں
 ایسی پڑھے اور عصر عشاء میں میمانہ سوتریں اور مغرب میں چھوٹی سوتریں۔ اگر
 شہر میں ہو یہ حکم ہے اگر مسافر ہو تو جو بیجا وقت کے مناسب ہو ویسا پڑھے اور
 صبح میں پہلی رکعت لمبی ہو اور تکبیر رکوع کی اور تین تسبیح کہنی رکوع میں گھٹنے
 پکڑنے انگلیاں کشادہ کر کے رکوع میں اور عورت انگلیاں ملائے رکھے اور
 رکوع میں نو پند لی سیدھی کھڑی رکھے اور پیچھے سیدھی یا ہوا ہو۔ سر اور سر من
 برابر ہوں اور رکوع سے سر اٹھانا اور قوم میں آرام سے کھڑا ہونا (تحقیق ہے کہ
 یہ واجب ہیں) اور سجدہ کو جاتے اول گھٹنے ٹکانے پھر ہاتھ پھر ناک پھر شانی
 اور سر اٹھاتے وقت یہ عکس کرنا۔ اول پیٹ پھر ناک پھر گھٹنے اور سجدہ میں
 تین تسبیح کے اور سجدے سر اٹھانے کی تکبیر اور سر رکھنا۔ درمیان دونوں تسبیحوں کے
 اور سجدہ میں اندام ایک دوسرے سے دور رکھنے۔ ران پیٹ سے اور پند لیونے اور
 پند لیان میں اور بازو پند لیونے جدا ہیں اور عورت سبکو ملائے اور جلسہ یعنی
 بائیں پاؤں پر بیٹھا دایاں کھڑا کر کے آرام کرنا (تحقیق یہ ہے کہ واجب ہیں) اور
 دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ اور عورت جلسہ میں دونوں پاؤں نکال کر بائیں سر پر بیٹھے
 اور بوقت شہادت رفع سبایہ بکھر قمری چوتھی رکعت فرضوں میں صرف الحمد
 پڑھنی اور درود شریف پڑھنا۔ انیسویں اور عشا گنتی سات سو عبادت

قرآن کے یا الفاظ حدیث کے۔ دونوں سلام کی وقت گردن دائیں میں پھرنی۔
 اور سلام کی وقت نیت مردوں اور فرشتوں کی کرنی۔ امام کو اپنے مقتدیوں کی اور مقتدیوں کو
 اس طرف والے نمازیوں اور امام اور فرشتوں اور نیک جنوں کی اور جو مقتدی امام کے
 مخالفی کھڑے امام دونوں سلاموں میں اسکی نیت کرے اور وہ بھی امام کی دونوں
 سلاموں میں نیت کرے۔ اور اگر اکیلا پڑھتا ہو تو دونوں سلاموں میں نیت فرشتوں
 کی کہے اور صالح جنوں کی اور دوسرے سلام پہلے سلام سے نرم ہو اور سلام امام کے
 ساتھ مقتدی سلام کہے اور شروع سلام دہنی طرف ہو اور مقتدی سبق
 یعنی جو امام کے ساتھ پیچھے سے آتا ہے وہ امام کے سلام تک منتظر رہے۔
 اگر وقت تنگ ہے یا اسکو کوئی ضرورت ہے تو اپنا تشہد تم کر کے نماز قضا
 کے واسطے کھڑا ہو جاوے۔

آداب نماز

جب تکبیر تحریر علی الفلاح اور حتیٰ کلمۃ الصلوٰۃ حتیٰ علی
 الفلاح تکبیریں پڑھتے ہوئے اپنے چہرہ دائیں بائیں پھیرے اور قل قَامَتِ
 الصَّلٰوۃ کے بعد امام تکبیر کہے تکبیر کی وقت دونوں تشہد تینوں نے نکال کر کانوں کی
 نوٹ انگوٹے لگائے اور نظر سجدہ گاہ کی طرف رکھے۔ رکوع میں پشت پا پر۔
 سجدہ میں ناک کی تھوٹھنی پر قعدہ میں اپنی گود میں۔ دونوں سلام کی وقت دونوں
 شانوں پر اور دعا کی وقت دونوں ہاتھ کھلے رکھے جیسے سجدہ میں تھے۔ یہ دعا سجدہ
 عرش پر۔ دعا کا قبلہ عرش پر جیسے سجدہ نماز کا۔ ہوئے قبلہ ہے ویسا ہی دعا کا
 قبلہ عرش پر دونوں تشہد اول تکبیر کی وقت اور سجدہ میں اور دعا کے وقت برابر ہیں

فرق اتنا ہے جتنا تکبیر کے وقت یا سجدہ کے وقت رہتا ہے۔

سنت صبح کا مسئلہ

شرح معانی آثار طحاوی جلد اول صفحہ ۲۱۸ جب امام صبح کی نماز پڑھے
رہا ہو تو پیچھے آئیو الا جسے سنت فجر نہیں پڑھی کیا کرے سب صحابہ کرام غرض
کا اتفاق ہے کہ وہ سنت دروازہ مسجد میں یا کسی گھر پاس والے میں یا کسی
مسجد کسی گوشہ میں یا ستون کی آڑ میں یا صحنے علیحدہ جہاں موقع ملے
اس شرط پر کہ جانا ہو کہ سنت ادا کرے جماعت میں شامل ہو جاؤنگا۔
تو ان مقامات مذکورہ میں کسی میں سنت ادا کرے۔ مگر ایسی ادا کرے
کہ تھوڑی قرابت اور ایک ایک تسبیح رکوع و سجود میں کہے جب جانا
ہے کہ سنت پڑھتے پڑھتے جماعت ہو جاوے گی اور وہ نہ ملے گا تو سنت ترک
کر دیوے اور شامل جماعت ہو جاوے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ بعد از فراغ
فرض وہیں بیٹھا ہے جب سبوح نکلتے تب منہ انما کرے اب یہ سنت ہے
یا فاضل تحقیق تو یہ ہے کہ یہ نقل ہیں کیونکہ سنت نام اس فعل کا ہے جو حضرت
نے آپ بارگاہ کیا یا فرمایا یا دیکھا اور خاموش رہے سو اس سنت کے بارے
میں کوئی فعل قول تقریر حضرت سے ثابت نہیں ہوا صرف عبد اللہ بن عمر
کا فعل ہے کہ جب سنت رہ جاتی تو بیٹھے رہتے اور جب سبوح نکلتا تب
پڑھتے۔ مخالف کہتا ہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ اِذَا قِيَمَتِ الصَّلَاةُ
فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ یعنی جب نماز کی تکبیر کہی جاوے تو سوائے
فرض کے کوئی نماز نہیں۔ الجواب اس کے جواب میں امام طحاوی لکھا۔

کہ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی ہے اور جملہ اصحاب کے افعال اُس کے منافی ہیں
 یہ سنت نہیں ہو سکتی حفاظ حدیث نے عروبن یسار سے ایسا ہی بیان
 کیا ہے چنانچہ دوسری حدیث میں ابو ہریرہؓ ہیں اسی ہیں۔ اِذَا اُقِيْمَتِ
 لِلصَّلَاةِ فَلَا صَلَوةَ اِلَّا الَّذِي اُقِيْمَتْ لَهَا یعنی جب نماز کی واسطے
 تکبیر کی جائے تو سوائے اس نماز کے دوسری نماز نہیں الجواب یہ کہ
 جس جگہ سنت پڑھے اُس جگہ سے آگے پیچھے ہٹنا یا بڑھ جانے مستحب ہے اور
 اُسی جگہ کھڑا رہنا مکروہ ہے۔ جب اسنے ایک جگہ سنت فرض پڑھے تو سنت
 کو فرض بنا دیا۔ جیسا مالک بن نجینہ کا قصہ مشہور ہے کہ جب تکبیر کہی گئی تو
 وہ سنت پڑھ رہا تھا۔ پس اُسی جگہ فرض پڑھے جب سلام پھیرا گیا تو
 سب لوگ اس پر جمع ہوئے اور حضرت نے فرمایا الصُّنْعُ اَرْبَعًا الصُّنْعُ
 اَرْبَعًا یعنی کیا صبح کی نماز چار رکعت ہے بات یہی تھی کہ اسنے سنت
 فرض ایک جگہ پڑھے اس آہستہ کو حضرت نے دوسری حدیث میں بھیج
 فرمائی۔ جیسا صائب بن یسار میر معاویہؓ سے راوی ہے کہ اخیر حضرت نے
 روایت کیا کہ آپ نے فرمایا لَا تَفْعَلْ حَتّٰی تَقْدَمَ اَوْ تَاْخُرَ یعنی ایسا مت کر
 جب تک تو آگے پیچھے نہ ہوئے اور ابو ہریرہؓ نے حضرت سے روایت کیا کہ
 لَا تَكُنْ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ بِمِثْلِهَا فِي الْمَسْجِدِ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ
 یعنی تم نماز فرض کو بہت مت کرو ایسے ہی نماز کے ساتھ ایک جگہ مسجد میں
 اور ایسا ہی دوسری حدیث میں درود ہے کہ حضرت نے ایک شخص کو فرمایا جسے
 جماعت کے پیچھے سنت پڑھی تھی یہ ملنا صف میں مکروہ اسکو خفیہ مکروہ

کہتے ہیں اس واسطے لکھا ہے کہ دور از صنف کسی کو نے میں یاد دانی
 میں یا کسی ستون کی آڑ میں سنت ادا کرے۔ اب یہ بات کہ شمول جماعت
 فرائض افضل ہے یا شغل ادا ہے سنت فخر جواب یہ ہے کہ مقابلہ بیجا
 ہے کیونکہ یہ کوئی نہیں کہتا کہ فرض ترک کرے۔ بلکہ خفیہ کا مطلب
 ہے کہ جب جانتا ہے کہ سنت ادا کر کے شامل فرض ہو جائیگا۔ تو
 سنت بشرط مذکورہ ادا کر لے نہ یہ کہ فرض ترک کرے پس جب
 آدمی گھر میں ہوے اور آواز تکبیر کا یا قرابت امام کی سنے تو بالفاق
 غریبین گھر میں پڑھے اور جب گھر میں شغل بہ سنت افضل ہے تو اب یہ
 بات کہاں ہوئی کہ شمول بفرض ہے یا شغل بہ سنت افضل ہے یہ تاکید
 سنت فخر میں ہے نہ ظہر میں۔ اس واسطے کہ حضرت سنت فخر کی نسبت
 بڑی تاکید فرماتے تھے کہ سنت کی دور رکعت نہ چھوڑو اگرچہ کھوڑے
 روندیں۔ غرض اس سے فضیلت کا پاب ہے نہ ضد کرنا۔

قرابت مقدمی امام کے پیچھے ناجائز ہے

دس اصحاب حضرت قرابت فاتحہ کو خلف امام منع فرماتے تھے جن کے
 نام یہ ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ۔ عثمانؓ۔ عمارؓ اور حضرت علیؓ
 بن ابی طالبؓ اور عبد الرحمن بن عوفؓ اور سعید بن ابی وقاصؓ اور عبد اللہ بن
 بن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ
 اور عبد الرزاق اپنی کتاب مصنف میں لکھتا ہے کہ یہ سب منع فرماتے تھے
 اور علماء وای نے باسناد حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا

مَن قَرَأَ خَلَفَ الْإِمَامَ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ يَعْنِي جَوْشَنُ قَامِ كَسے
 پیچھے پڑھے وہ شرائط اسلام پر نہیں اور ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب
 مصنف میں بروایت ابی یحییٰ حضرت علیؑ سے روایت کیا مَن قَرَأَ
 خَلَفَ الْإِمَامَ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ يَعْنِي جَوْشَنُ قَامِ كَسے پیچھے پڑھے وہ
 شرائط اسلام کو خطا کر گیا۔ یعنی اسلام کو نہ پہنچا۔ اور دارقطنی نے
 بھی کئی طریقوں سے بیان کیا ہے۔ اور عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں
 یہی روایت کیا اور ابن مسعودؓ نے کہا کہ اس کا منہ مٹی سے بھرا جائے۔
 عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ اس کے منہ میں انگارے ہوں تو میں اچھا جانتا
 ہوں اور کتاب التہمید میں ہے کہ حضرت علیؑ اور سعدؓ اور زید بن ثابتؓ
 نے فرمایا کہ امام کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے نہ نماز تہری میں نہ نماز
 جہری میں اور عبد الرزاق اور طبرانی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔
 اور امام طحاوی کہتا ہے کہ یہ گایب کیا راعیٰ ہے جسے کہے ہیں امام کے
 پیچھے خاموش رہنے پر متفق ہیں اور حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کا شدہ
 حضرت کے ساتھ موافقت بڑی دلیل ہو کہ إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْمِعُوا
 وَأَنْصِتُوا أَلَا تَعْلَمُونَ ترجمہ ہے جب قرآن شریف پڑھا جائے تو تم سناؤ
 چپ ہو ضرور تم پر رحم کیا جاوے گا اور حضرت نے فرمایا کہ امام کی قرآن مقدس کی ہر

نماز وتر

اول رکعت میں اِنَّا اَنْزَلْنَاهَا سُبْحَانَ سُبْحَانَ اور دوسری میں خُلِّ
 يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے جیسا کہ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اور حکم و دعا، قنوت یا دنو واللہم اغفر لی
تین بار یا اَدِّتْ یا اَدِّتْ تین دفعہ پڑھے اور مقتدی جاہل کو امام
کی دعا کافی ہے یعنی چپ رہے اور بھی جائز ہے۔

وتر کا وقت بعد از نماز عشا کے ہے پس وتر پہلے نماز عشا سے نہونگے
ترتیب نماز و نہیں فرض ہے پہلی جب تک ادا نہ کیجائے دوسری جائز
ہے۔ مگر جب پانچ نمازیں قضا ہو جائیں تو پھر ترتیب باقی نہیں رہتی
(وتر تین رکعتیں ہیں) عتبہ بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے وتر پوچھے
فرمایا کہ وتر النہار جانتا ہے میں بولا ہاں میں جانتا ہوں مغرب کی نماز وتر
ہے فرمایا سچ کہا تو نے حضرت شیخ محی الدین بن عربی قدس سرہ نے فتوحات
مکیہ میں امام ابو حنیفہؒ کی تعریف کر کے لکھا ہے کہ آفرین کیسا اجتہاد
کشف تام ہے۔ فرمایا حضرت کا ارشاد ہے اِنَّ اللہَ ذَاکُمُ صَلَوةَ
کصلو تکم وتر النہار یعنی اللہ نے تم کو نماز زیادہ کی ہے مثل
متہاری نماز وتر النہار کے امام ابو حنیفہؒ نے اس حدیث سے وجوب وتر کا
معلوم کیا کہ واجب مثل فرض کے ہوتا ہے عمل میں قضا میں نہ اعتقاد میں
ہے یہ سمجھے کہ مشبہ ہمیشہ سے افضل ہوتا ہے فرض واجب سے افضل ہے کہ اسکا
اعتقاد کرنا بھی فرض ہو اور واجب کا اعتقاد واجب چاہیے نہ فرض اور تین
رکعت اس تشبیہ سے ثابت ہیں اور اس بارے میں بہت حدیثیں ہیں۔

مسئلہ چہم

نماز جمعہ دیہات میں مطلقاً جائز نہیں ہے اور شہروں میں موجودگی اُن

بادشاہ اسلام یا یازن صوبہ یا قاضی سلطانی جنگو سلطان المعظم کا
 اذن ہو جائی رہی ہے۔ اور ملک ہندوستان میں نہ سلطان ہے نہ اسکا
 نائب نہ قاضی ماذوں کہ جمعہ پڑھا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت
 علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے لَا جَمْعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ إِلَّا فِي مَضَرَ
 جَامِعٍ أَوْ مَدِينَةٍ عَظِيمَةٍ یعنی جمعہ اور تکیہ تشریق اور نماز عید الفطر
 اور نماز عید الضحیٰ اسوائے بڑے شہر کے نہیں ہوتی۔ اس حدیث کو عبد الرزاق
 نے اپنی کتاب مصنف میں بروایت عمر ازابی اسحاق از حارث از علی بن
 کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں نووی نے اعتراض کیا حجاج بن ارطاة
 کہ وہ ضعیف ہے۔ بدرالدین عینی نے جواب دیا کہ اس حدیث کی استاد
 بہت ہیں نووی کو ایک ایک سند ملی جس میں حجاج بن ارطاة دوسروں کے
 ناواقف ہے بلکہ اس حدیث کو ابن شیبہ نے روایت کیا اور دوسرے نے بھی
 کیا یعنی بروایت جریر از محمد از طلحہ از سعد بن عبیدہ از ابی عبد الرحمن
 بلکہ ابی زید نے کتاب اس میں لکھا ہے کہ محمد بن حسن نے مرفوعاً بیان کیا
 اس حدیث میں کوئی اعتراض نہیں ہو اس حدیث کی ثابت ہو کہ جمعہ اور عید اور
 تکیہ تشریق دیہات میں واجب نہیں۔ بلکہ در مختار میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے
 (از عینی شرح بخاری جلد سوم صفحہ ۶۶۲) اور ابن ماجہ میں جاری ہے مروی ہے
 کہ حضرت نے فرمایا مَنْ تَوَكَّهَ فِي حَيَاتِهِ أَوْ لَعَدَى وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ
 جَابِرٌ سَخِفَ قَابِهِ فَلَا جَمَعَ اللَّهُ شُمَّةً وَلَا بَادَكَ لَهُ فِي أَمْرٍ الْخ
 یعنی جس نے جمعہ چھوڑا یا لیکہ امام اس کا موجود ہے۔ امام غزالی یا ظالم

م خدا تعالیٰ ان کی جماعت کو اکٹھا نہ کرے۔ ۲۱) بیکے کام میں ہر گت نہ کرے اس سے

تہو جمعہ کو خیف سمجھ کر چھوڑے تو اسکے لئے یہ بد دعا ہے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ اذن سلطان کا مسنون ہے اور مذہب حنفیہ اور بقول امام احمد اذن شرط ہے یعنی فرض ہے (یعنی جلد سوم صفحہ ۲۶۸) اس حدیث سے فرضیت جمعہ کی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ آپس بد دعا ہے اُخروی عذاب کا کوئی ذکر نہیں اور دین کے نقصان کا کوئی اشارہ نہیں اور یہ حدیث خبر احاد ہے خبر احاد موجب یقین کی نہیں ہوتی۔ بلکہ خبر مشہور بھی موجب یقین نہیں موجب یقین تو حدیث متواتر ہوتی ہے سو اس بارے میں کوئی حدیث مشہور اور متواتر ثابت نہیں ہے فرضیت کچھ ایسا نہیں ہے یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیْ لِلصَّلٰوةِ مِنْ قَوْمٍ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَیْعَ یعنی بے ایمان والو جب جمعہ کے روز نماز کیو اسطے منادی کرائی جاوے تو دوڑو و بیو و ذکر اللہ اور بیع لینے خرید و فروخت چھوڑو تو اس آیت شریف نماز کیو اسطے جائے بشرط منادی ہے مطلقاً حکم حاضری کا نہیں۔ اب منادی کی تحقیق کچھ تو یہی کلیکا کہ صاحب حکم حکم رعیت کو بلاوے جو نہ آوے اُسکو تہریر لگا دے اگر صاحب حکم موجود ہو اور منادی عام نہ کرائے تو بھی حاضر ہونا فرض نہیں اور دوسری حدیث میں بخاری نے بیان کیا کہ نبی زبارش ہونماز چھوڑو اسطے مسجد میں مت آؤ اور نماز ظہر گھروں میں پڑھو قال اُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ مَدْرُوْرٍ طَعِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قَلْبُہٗ۔ یعنی حضرت نے فرمایا جو تین جُعبے بغیر ضرورت کے چھوڑے تو اسکے دل پر رنگ لگتا ہے (ع ج ۳ ص ۲۳۲) فرضیت جمعہ کے بعد اور حدیث اور اجماع اُست سے ثابت ہے۔ آیت فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَیْعَ بیع مباح کو ترک کرنا اور حرام سمجھنا سو اسے فرض کے ناممکن ہے یعنی محرم مباح کا فرض ہوتا ہے بیع مباح ہے اسکو حرام نہ ہو الا فرض ہے اور وہ نماز جمعہ کی ہے اور

مراد ذکر اللہ سے خطبہ ہے چپ خطبہ فرض ہوا جو شرط نماز کی ہے تو فرضیت نماز کی بطور اوتے ثابت ہوئی۔ اور یاد رہے کہ یہ خطبہ یا مرسطان ہے مطلقاً فرض نہیں فرض کرنا والا مرسطانی ہے نہ بذاتہ۔

اور سقّت حدیث جابر اور ابی سعد کی ہے کہ دونوں راوی ہیں کہ حضرت نے خطبہ فرمایا **وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ** اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کی تمہر فرض کی ہو اور اجماع اُمت کا ظاہر ہے کہ کل امت فرضیت جمعہ پر متفق ہے لیکن فرضیت اسکی مطلقاً نہیں مشروط بشرط ہے سب علما متفق ہیں کہ سوائے جماعت کے جمعہ ناجائز ہے ایک دو نہیں پڑھ سکتے۔

مسافر پر فرض نہیں۔ عجمی۔ قیدی اعرج پر فرض نہیں۔ عورت اور غلام پر فرض نہیں۔ بادش کے روز فرض نہیں۔ جیسا مذکور ہو چکا بدون اذن سلطان کے فرض نہیں۔ عند الامام اعظم اور بغیر قیام (امیر) کے عند الشافعی فرض نہیں بغیر شہر کے عند الامام ابو حنیفہ فرض نہیں۔ اصل اصول سب شرط کا ایک بڑی شرط ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ** یعنی جب لوگ بلائے جاویں اسطے نماز جمعہ کے اگر جمعہ کے روز نہ اے اذان بلا اذن بادشاہ کے ہو تو یہ اذان ظہر کی ہے نہ جمعہ کی۔ اذان سے پہلے مکروہ ہے حرام نہیں حضرت مدینہ میں تشریف نہیں لائے تھے کہ پہلے اسعد بن زرارہ لوگوں کو جمع کرتے اور جمعہ پڑھتے جب حضرت مدینہ میں تشریف لائے تو جمعہ پڑھنا شروع فرمایا۔ اول جمعہ کو جو اسلام میں حضرت نے قائم فرمایا وہ دارنی سالم بن عوف میں امین قبا بن امیہ مدینہ واقع ہے پھر ماقبل نزور آیت جمعہ قائم فرماتے تھے حکم الہی کوئی نہیں کیا تھا اور اسوقت کا جمعہ یعنی اسعد بن زرارہ کا جمعہ پڑھانا اور حضرت کا جمعہ پڑھانا فرض نہیں تھا کیونکہ وحی نہیں آئی اسورسطے خطبہ میں صحاب کبار کاروان کی آواز سُن کر چلے گئے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا **وَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا إِلَى الْأَرْضِ**

وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ الْخَيْرَ۔ فرض ہوتا تو اصحاب کیوں جاتے۔

اصل فرض جمعہ ہے یا ظہر ہے

(اس میں اختلاف ہے)

اعذار یعنی غدرائے ترک جمعہ بہت ہیں۔ بیمار داری۔ بیماری۔
اہتمام جنازہ اور قید اور مسافری۔ نابینائی اور فلکڑا پن (ص ۲۷۳ ع
شرح بخاری جلد ۲) یہ غدرائے مذکور موجب ترک جمعہ کے ہو سکتے ہیں۔

اسباب ترک جمعہ

شامی صفحہ ۵۴۰ تتمہ میں لکھا ہے کہ معراج الدرایہ میں منقول از مبسوط ہے
کہ دیار کفار حسین قاضی اور والی مسلمان از جانب حاکم مقرر و منسوب ہیں
وہ دیار اسلام ہے کیونکہ احکام شرعیہ جاری ہیں نہ احکام کفر نگہن بلاد
میں قاضی اور والی مسلمان نہ ہوئے تو مسلمان کو لازم ہے کہ ایک قاضی
تبر ارضی جمیع مسلماناں مقرر کریں کہ وہ احکام شرع کے جاری کرے اور بڑے
حکام سے التماس کریں کہ ایک مسلمان والی باختیار اسکے واسطے مقرر کرے
کہ وہ جمعہ پڑھاوے فقط اس سے معلوم ہے کہ جب تک والی باختیار اجراء
حدود موجود نہ ہو اور ان اقامت جمعہ نہ دیوے تو جمعہ ناجائز ہے۔

ہندوستان میں نہ کوئی قاضی سلطانی نہ تبر ارضی جمیع مسلماناں نہ کوئی
مجلسٹ یا اختیار مقرر کردہ ہے۔ حکام کے احکام شرعی جاری کرے۔ لیکن
کس طرح نماز ظہر کو موقع کر کے خود قایم مقام رہے۔ جاوے نہیں ہو سکتا۔
یہ شعرا اسلام کا ہے۔ مسلمان اپنے اپنے فرائض جمع ہو کر ایک رسم ادا کر لیتے
ہیں۔ اگر جمعہ کے طور پر سب فرقے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں تو طح طرح کے فتنہ
قام ہوں جسے یہ نتیجہ نکلتے کہ مرتد ہو جائے اور فریقین کے سرغنہ و محل علیانہ
ہو کر نماز فرض سے بھی محروم رہیں۔ جیاناہ آباد دولت زیادہ یہ عجب شریف محل ختم

کر لگا۔ والسلام۔ پس نماز ظہر مقدم ہے اسکو چھوڑنا اور جمعہ کو اسکے قایم مقام جانتا یہ حکم نفسانی ہے نہ رحمانی جمہ اور اگر کے اپنی ظہر کی نماز پڑھنی فرض ہے۔

مفسدات نماز

نماز کے مفسدات ۶۸ ہیں۔ بات چیت کرنی جانتا یا بھولکر اور دعا کرنی قرآن و حدیث کی اور سلام دینا اور سلام کا جواب نیاز زبان سے یا ہاتھ سے یعنی مضامحہ سے اور دو ہاتھ سے کوئی کام کرنا ایک ہاتھ سے کہ دوسرے جانے، دانتوں سے کوئی چیز چنے کے برابر نکالکر نگلنی کہ یہ نماز میں نہیں۔ اور سنیعت پھیرنا۔ اور کھانا باہر سے منہ میں ڈالکر نگلنا اور پینا اور کھانا بلا عذر اُف کرنا اور آواز سے رونا اولح اُح کرنا۔ رونا اور دوسے یا مصیبت سے ذکر بہشت اور وعزج سے اور چھینک کا جواب یرحمک اللہ دینا اور لا الہ الا اللہ سے اور انا للہ کسی مصیبت کے جواب میں کہنا اور الحمد للہ کہنا خوشی کے جواب میں۔ اور کوئی جواب دینا کسی کے سوال کا۔ اگرچہ قرآن مجید کی آیت اور تنجیم کرنا یا لاپانی دیکھنے اور مدت مع موزہ کی گزر جاوے اور موزہ نکالنا اور اُمتی یعنی جاہل کا آیت لیکھنا اور بنگے نے کپڑا پانا اور اشارہ کے ساتھ رکوع سجود کی قدرت پایا ہے اور صاحب تریک نماز فوت شدہ کو یاد کرے اور بنانا امام کا ایسے کو جو لیاقت امامت کی نہیں کہتا اور طلوع آفتاب نماز صبح اور زوال کا وقت ہو یا وے نماز عیدین میں۔ اور وقت ظہر کا گزر جاوے میں۔ اور گزنا پٹی کا رسم۔ جب زخم اچھا نہ ہوے اور دھونا یا عذر معذہ اور وضو نہ دینا یا آپ کا نسا پھیرے یا کسی کے چہونے سے خون نکلے یا بڑا چھٹری خون کو چوسے اور بیہوشی اور جنون اور مرنی کا نکلنا نظر سے یا اترے اور برابر ہونا نماز میں مرد کا ساتھ عورت یا بے کے جماعت میں بلا حجاب آنا ہو جانا اور عورت کو باز رنگا کرنا اور قرأت قرآن وقت آنے جانی کے

کے واسطے جت وضو ٹوٹ جائے اور بے وضو ہو کر طہیرے بقدر تسبیح کے جاگتے سوئے۔ اور وضو کو نہ جاوے اور بے وضو کا پاس والے پانی سے دُور والے پانی کو جانا۔ اور جب گمان حدیث کا ہو اُس گمان میں مسجد سے نکل جانا۔ اور خارج از مسجد جماعت ہو تو صفوں سے گزر جانا گمان حدیث میں۔ اور منہ پھیرنا قبلہ سے بخیاں اس بات کے کہ بے وضو تھا یا نہ تھا مسح کی گزر گئی۔ یا بخیاں اس بات کے کہ نجاست اُسپر پڑی۔ اگرچہ مسجد سے نہ نکلے۔ یہ مسائل فساد نماز کے بہت دقیق ہیں عوام سب پر اس واسطے علماء نے فرمایا کہ اتفاقاً نماز میں بلا اختیار بے وضو ہو گیا تو نماز نئے سرے شروع کرے یہ افضل ہے اور بنا کا مسئلہ مشکل ہے اور بغیر اپنے امام کے دوسرے امام کو جب نماز ایک جاوے تقدیر پنا اور اللہ اکبر کہنا بہ نیت شروع نماز سوا پہلی نماز کے۔ یہ سب مفصل ہیں۔ جب فقہہ اخیرہ بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو اگر بیٹھ چکا ہے تو نماز تمام ہے اور تکبیر میں تکبیر یعنی ہمراہ اللہ اکبر اور قرآن سرفرازی دیکھ کر پڑھنا جسکو حفظ نہ ہو اور رکن یعنی تسبیح کے قدرنگا ہو جاوے یا دم سے زیادہ پلیدی پڑی رہے بدن پر یا کپڑے۔ اور مقتدی کا رکن پہلے امام سے ادا کرنا جس میں امام سے شامل نہ ہوا وقتا تک کرنی امام کی سجدہ ہوئی مسبوق کے پیچھے یعنی امام بے وضو ہو گیا تھا۔ متبوق کو خلیفہ بنایا پھر جب نماز میں امام وضو کر کے شامل ہوا اور اُس کے ذمہ سجدہ سہ تھا مسبوق سجدہ کرنے لگا تو امام بھی شامل ہو گیا اور جلسہ اخیر میں سجدہ صلواتی یا دایا ادا کر کے پھر دوبارہ جلسہ کیا۔ اور سارا رکن سونے سونے ادا کرنا۔ اور جب مسبوق خلیفہ تھا۔ امام وضو کر کے اسکا خلیفہ بنا اُس امام اور خلیفہ کا ققہ مارنا نماز مسبوق کی فاسد ہے اور بعد اوس اخیر کے جانکر بے وضو ہونا اور طہارۃ عشاء میں یعنی چار رکعت کی نماز میں پہلے قعدہ میں سلام پھیرنا تا بہ نیت یعنی کہ یہ نماز

یونکہ امام اس حالت میں وقت کا ہے اور فقہ کا واجب کو نہیں دیکھ جائے

لہذا شیخ رحمہ اللہ میں صاحبین عرض باسبیلین پانی کا موجود نہیں حال امام کو خلیفہ بنانا بھی حاجت نہیں۔ اگرچہ دوسرا ہو

دور کعت ہو یعنی یا انجان ہے یا چار رکعت کو دو رکعت سمجھ کر سلام پھیرا۔
مکروہات و محرمات نماز

واجب یا سنت کو جانکر ترک کرنا اور کپڑے اور بدن کے ساتھ بیوجہ ہاتھ ملنا اور کھنکھہٹانے بلا ضرورت کے سجدہ گاہ سے۔ ایک دفعہ اور انگلیوں کو پنجہ ورنجہ کرنا یا ملنا۔ اور پہلو پر ہاتھ رکھنا یا کعبہ سے چہرہ اور گردن پھیرنا۔ اور ایڑیوں پر بٹھینا اور سجدہ میں ہر دو بازو زمین پر رکھنے اور آستین کمینو پر چڑھائے رکھنا اور کرتہ نہ پہننا باوجود قدرت کے اور جو اسلام کا اشارہ سے دینا۔ اور اور چار زانو بیٹھنا۔ بالوں کا جوڑہ باندھنا اور عمامے کے درمیان سے چوٹی تنگی رکھنی اور کپڑے سیٹھنے اور چادر کی دونوں طرفیں ملائی یعنی دونوں طرف چادر کی کندھوں پر ڈال دینی اور ایسا چادر میں لپٹا کہ ہاتھ باہر نہ نکلے اور کپڑا بغل کے تلے سے نکال کر دوسرے کندھے پر دونوں طرفیں اسکی ڈالنی اور قرآن شریف پڑھنا رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں۔ اور نفلوں میں دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے چھوٹا کرنا سوالان صورتوں کے کہ حضرت سے منقول ہیں اور دوسری رکعت کو پہلی پر دراز کرنا تمام نماز میں۔ اور فرضوں میں ایک صودت کو دو بار پڑھنا اور اَلْکَافِ قرآن شریف پڑھنا اور چھوٹی سورۃ چھوڑ کر دوسری رکعت میں بڑی سورۃ پڑھنی یعنی دونوں رکعت میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنی جنکے درمیان چھوٹی صودت چھوڑ دے اور خوشبو سوئگھنی اور پنکھا ایک دو دفعہ ہلانے اور سجدہ وغیرہ میں "ہاں ہاتھ پاؤں کی قبلہ سے پھیرنا۔ اور رکوع ہاتھ گھنٹوں پر ڈھکے اور جہان کے وصف منہ کھلا رکھنا۔ اور آنکھیں بند کرنی اور آسمان کو دیکھنا۔ اور اکڑنا اور عمل بتوڑا جوں پکڑ کر ماری۔ اور چہرہ کپڑے سے ڈھانکنا اور کوئی چیز منہ میں رکھنی جسے قرائت مسنونہ نہ ہو سکے اور سجدہ بگڑی کیسے پڑھ قصور پر اور سجدہ فقط ماتھے پر یا ناک پر کرنا اور نماز رستہ میں یا حمام میں یا خانہ

یہ عہدائے محدث بنو دے نماز اس کی اور قوم کی بھیجے اور غار مہسوق کی ناسد ہے

کہے پاس اور جبرسات میں اور در سر میں یہ ہیں۔
 کہے۔ اور پلیدی کے نزدیک اور بول یا پاخانہ یا ہوا کو سپٹ میں روک کر
 پھنی۔ اور کپڑے پر یا بدن پر پھسلے پر پلیدی می جرم دار قدر درہم یا کم لگی ہو اور
 ت دھونے کی یا پھیلنے کی ہو۔ اور مستعمل یعنی کار و بار والے یا سونو لے
 نہیں اور تنگے سر بلانیت عاجزی اور پختہ طعام سامنے ہو جب بھوک
 ہو۔ اور جو چیزوں کو مشغول کرے اور خشوع میں خلل ڈالے اور انگلیوں کے
 آیات اور تشبیحات اور سورتوں کا شمار کرنا (اگر انگلیوں کو ٹیڑھا کرے
 دبا کر کرے تو مکروہ نہیں) اور امام کا محراب میں کھڑا ہونا جب امام اس کے
 رب میں ہوں کہ سارہی صفت کو نظر نہ آوے۔ یا امام اکیلا چوتھے پر یا چھٹے
 یا دریا امام زمین پر ہو اور سارے مقتدی چوتھے پر ہوں اور پہلی صف میں جگہ
 تے ہوئے اکیلا پیچھے کھڑا ہونا۔ اور تصویروں والا کپڑا پہننا۔ اور آگے چھپے یا
 ٹیس بانیں یا سجدہ گاہ میں تصویر کا ہونا (اگر تصویر خورد ہو جسکے چہرے کی نقوش
 لم نہ آویں معاف ہو اور جس کا چہرہ مٹایا جاوے وہ بھی معاف ہو اور نمازی
 کے انگلیٹھی یا چوہا یا تنور آگ کا بھرا ہوا۔ یا آگے آدنی سوتا ہو اور ماتھے کی ٹی
 بھاڑنی سوا ایند کے اور نماز فرض میں ایک سو تین کر نی اور جس جگہ آگے
 لذر نے کا اندیشہ ہو وہاں آگے لکڑی نہ کھڑا کر نی۔

جہاں اندیشہ ہو کہ کوئی آگے سے گزریگا۔ مستحب ہے کہ ایک لکڑی ہاتھ دو
 ہاتھ لمبی یا زیادہ جسکو عصا کہتے ہیں۔ آگے کھڑی کر دیوے یعنی دور کہ سجدہ
 اسکے قریب ہو اور سیدھا اسکی ایک ابرو کے برابر۔ درمیان دو ابرو کے
 ناک کے سامنے نہو اگر لکڑی نہ ہو تو لکیر کھینچے سیدھی قبلہ کو یا گمان کی طرح
 چوڑائی میں ہو جب کوئی آگے سے گزرنے لگے تو اشارہ سے یا قرائت اونچی
 سے اسکو خبر دار کرے۔ ایک ٹکڑے دو نو نہ کرے ۛ

مباحات

پیٹی باندھنی اور تلوار لٹکانی یا سامنے تلوار ہو یا پیٹھ کر کے کوئی بیٹھے یا الال میں چہرے ہو اور تصویریں سپر کے تلے ہوں۔ اور سانپ کھوکھارنا جسے خوف اگرچہ عمل کثیر ہو اور قبلہ سے آنکھ ادھر ادھر کرنی بلا تحویل وجہ۔ اور کپڑا جھنجھوٹ اس بات کے کہ رکوع سجود میں بدن کے ساتھ نہ چپٹ جائے اور پٹیا سے مٹی اور خس و خاشاک جب ضرورت ہے ہوں جھاڑنے اور چڑے اور دری افق پر نماز پڑھنی اور بہتر یہ ہے کہ زمین پر نماز ہو یا پورے پر۔ اور نوافل میں تکرار سورۃ

مسئلہ ضا

بجائے ضا و ظا و طرہنا ناجائز ہے یہاں تک کہ امام اجل ابو بکر بن الفضل ضا و ظا برائے الدین محمود صاحب خیرہ وغیرہ ہا و علامہ علی قاری مکی وغیرہ علماء و محدثین نے فرماتے ہیں کہ جو قصد اذن کو طرہ سے کا رہے محیط برائی میں ہے
 مُسْئِلُ الْإِمَامِ الْفَضْلِ عَمَّنْ يُقَرُّ الطَّاءُ الْمُجْمَعَةَ مَكَانَ الضَّادِ الْمُجْمَعِ
 الْعَكْسِ فَقَالَ لَا يَجُوزُ إِمَامَتُهُ وَلَوْ تَحَلَّلَ يَكْفُرُ مَنَعَ الرُّوضِ الْأَزْهَرِ
 كَوْنُ تَعَدُّهُ كُفْرًا أَلَا دَلِيلٌ فِيهِ عَالِمُ الْغَيْبِ فِي مَنَ يَأْمُرُ كِي جَكَ عَمْدًا
 يُرْمَى وَالْيَا كَوْنُ كُفْرًا بِهَذَا قَالَ سَمِعْتُ يُقَرُّ التَّاءُ مَقَامَ الضَّادِ
 قَرَأَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ مَقَامًا أَصْحَابُ النَّارِ قَالَ لَا يَجُوزُ إِمَامَتُهُ وَكَوْنُهُ
 يَكْفُرُ طَرَاهُ زِرْسَالَهُ (الْجَا الضَّادُ ص ۵۹۲) احمد رضا صاحب بریلو
 الحاصل تریل زان فرض ہے۔ اور ترتیب بدوں اولے حروف از مخارج
 بصفات خود نامکن ہے معذور کو بہ سبب لگنت زبان کے عذر ہے۔ ا
 زبان نرم ہو اور قراءۃ نہ سیکھے۔ در غفلت سے ایک حرف کو دوسرے حرف
 جگہ پڑھے تو گنہگار ہے اور جانکر ایک حرف کو دوسرے حرف کے مخارج سے ادا کرے
 جس میں معنی متغیر ہوتے ہیں جیسا کہ ضاد اب طاء معضوب اور ضا لیتن

اسکو علماء نے کفر لکھا ہے *

صلوٰۃ الجنازہ

چار تکبیریں فرض ہیں۔ تکبیر اول کے بعد سبحانک اللہم وبحمدک الخ نور
دوسری تکبیر کے بعد اللہم صل علی سیدی تکبیر کے بعد اللہم اغفر لیحییٰ و
میتہا و شہیدہا و عاصیہا و صغیرہا و کبیرہا و ذکرہا و انثانا اللہم من
أحییته میتا فأحییہ علیہ السلام ومن توفیہ میتا فتوفہ علی الانبیاء
تک یہ دعاء سب کے واسطے مشترک ہے پھر اگر مرد ہو تو اللہم اغفرہ و اگر عورت
دعایہ و اغفر عنہ و اگر کم کثرتہ و وسیع مدخلہ و اغسلہ بالماء
و الثلج و البرد و نقہ من الخطایا کما یقہ الثوب الابيض من الدنس
و ابدلہ داراً خیراً من دارہ و اہللاً خیراً من اہلہ و زوجاً خیراً
من زوجہ و اذخلہ الجنة و اجدہ من عذاب القبر و عذاب النار
تک زیادہ کرے (صح) اللہم لفقیر لیحییٰ فتوفہ علی الانبیاء تک
پڑھ کر اگر میت بالغ ہے تو اللہم اغفرہ سے آخر تک پڑھے اور اگر میت لڑکا
نابالغ ہے تو یہ دعاء ملاوے اللہم اجعلہ لک بطا الخ اور اگر میت لڑکی نابالغہ
ہے تو اجعلہ لک جبکہ اجعلہا پڑھے یعنی لڑکی کی جگہ پڑھے یہ یا رب اگر لڑکا
نابالغ ہے تو پہلے دعاء مشہور پڑھ کر خاص دعاء لڑکوں کی پڑھے نابالغ ہے تو
دعاء مشہور کے بعد دوسری دعاء اللہم اغفرہ پڑھے۔ اور وہیں حدیث
نبوی ہے جب تم نماز جنازہ کی پڑھو تو میت کو خالص ماکرو۔ دعاء مشہور میں
کوئی نہیں۔ حدیث کا یہی مطلب ہے کہ دعائے مشہور پڑھ کر نابالغ کو واسطے اللہم
اغفر الخ اور نابالغ کے واسطے اللہم اجعلہ لک لکنا قرطاً النہک پڑھے

مسئلہ ذکر جنازہ

جب جنازہ اٹھایا جاوے تو اسکے ساتھ والے آواز بلند نہ کریں چپے ہیں

جو پڑھنا ہو دل میں پڑھیں کلمہ یا دعایا استغفار۔ دنیا کی بات چیت نہ کریں
 کلمہ اور استغفار جہاں پڑھنا مکروہ ہے۔ کوئی بگروہ تحریمہ فرماتا ہے کوئی تنزیہ اور
 اشعار خوانی اور سرود خوانی یعنی غزل خوانی پرے درجہ کی مکروہ تحریمہ ہے۔
 عذاب کا ہے یہ جگہ طلب مغفرت کی ہر سکوبا عذاب نہ بناوین چاہیں
 شامی نے صفحہ ۹۹ میں لکھا ہے وَكِرَہَا كَمَا كِرَہَا فَيُفَادِقُ صَوْتِ
 ذِكْرٍ اَوْ ذِكْرٍ اَعَدَّ فَقَع - تیمم

اگر ضرورت ہو پانی نہ ملے یا بدن میں بیماری ہو پاک مٹی خشک پر یا پتھر پاک پر
 جو کبھی پیدا نہ ہوئے ہوں جیسے دریا کی مٹی یا پہاڑ کی۔ تیمم وضو و غسل کا ایک ہے۔
 فرائض تیمم

نیت کر کے واسطے جائز ہونے عبادت کے جبکہ واسطے تیمم کرتا ہے نماز ہو
 یا تلاوت قرآن یا فاتحہ لگانا قرآن کو۔ یا نماز جنازہ۔ دونوں ماکہ زمین پر ہو
 دغہ مارے۔ ایک دفعہ وہ نو مکتوں کی ساری تحصیل انگلیوں کے ساتھ مس پر
 ملنا کہ کوئی بال بھر بھی نہ رہے۔ دوسری ضرب مار کر دو بار دو انگلیوں
 کرے اگر مٹی یا پتھر پر ہو کہ خشک ہو جاوے اُس سے تیمم ناجائز ہے۔
 وہ مثل پار مشعل کے ہے پاک ہے پاک کرنے والے نہیں۔

ماز وغیرہ کا بیان

صبح کی نماز اول دو رکعت سنت۔ پھر دو گانہ فرض۔ اسکے بعد کوئی سنت
 اور نقل اشراق تک ناجائز ہے۔ اشراق کا وقت تب ہوتا ہے جب سورج سف
 ہو جاوے۔ اشراق کے چار رکعت نقل پر کر اپنے کام میں مشغول ہو پھر ایک
 چار یا آٹھ تا بارہ رکعت نماز چاشت کی ہے۔ اس میں چار چار رکعت کی نیت
 کرنا جائز ہے۔ بعد زوال کے ساری نماز کی بعد وضو

وگاہ نہ محبت اوصو پر حلقہ چار رکعت سنت وقت ہر گھر چار رکعت فرض ہے
 لغت سنت نبوی۔ پھر دو گانہ نفل۔ عصر کے وقت اگر وضو تازہ کیا تو دو گانہ
 ضرور پڑھ کر چار رکعت سنت پڑھ کر چار فرض عصر کے پڑھے اسکے بعد نماز صوب
 کوئی نفل جائز نہیں۔ تیس رکعت فرض مغرب پڑھ کر دو گانہ سنت نبوی پڑھے
 پھر دو گانہ نفل بعض نے دو گانے نفل فرمائے کہ نماز ادا بین ہو جائے۔ مگر نماز
 قلابین تین دو گانہ نفلوں کے میں جنیں تین تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھتے ہیں۔
 کے پڑھنے سے قبر کی روشنی ہوگی۔ عشاء کے وقت تینۃ الوضوء کے بعد چار رکعت
 و اگر کے چار رکعت فرض پڑھے۔ پھر دو گانہ سنت۔ پھر دو گانہ نفل۔ اب اعتبار
 بحتا ہے کہ کچھ رات اٹھ کر تہجد اور وتر ضرور پڑھیں گے تو وتر اٹھو وقت تک پڑھے تہجد کے
 ساتھ پڑھے۔ اگر اعتبار نہیں رکھتا تو وتر عشاء کے ساتھ پڑھے اور تہجد کا وقت
 شروع تیسرے حصہ رات صبح تک ہے وہ چھ دو گانے ہیں۔ اگر وقت نہ ہو تو دو دو گانے
 ضرور پڑھے۔ اگر زیادہ ہو تو چار پڑھے اور وسعت ہے تو چھ پڑھے۔

وتر کے بعد دو گانہ پڑھنا حضرت کا فعل ہے ان نوافل میں سورۃ اخلاص ہر رکعت
 میں تین تین دفعہ پڑھنی سب سے افضل ہے کہ ہر رکعت میں ایک غم قرآن مجید کا
 جواب ہوتا ہے۔

ضروری چند مسائل

سبق جو دوسری یا تیسری یا چوتھی رکعت میں امام سے آگے تک پہنچ کر
 ہو کر کے فرصت ہو تو شا پڑھے فرصت نہ ہو تو شاء نہ پڑھے۔ اگر امام رکوع میں ہے
 تو کسی رکوع کی کہلر شامل ہو۔ یہ رکعت محبوب ہوئی۔ چوتھی رکعت میں جو شامل ہو
 اس کا شکل ہے جب امام سلام پھیرے تو کھڑا ہو جاوے شاء سے شروع کرے دو
 رکعت میں فاتحہ سورۃ سے طاعتی مگر اگر رکعت پر قصد بیٹھے۔ بعض فرماتے ہیں
 رکعت پڑھ کر بیٹھے۔ اگر اتفاقاً ایک پہ بیٹھے دوسری پر بیٹھے تو سیدہ سہو نہیں۔

کیونکہ یہ واجب اختلافی ہے مشہورہ فرائض نماز نماز سے باہر کیا بفعل مصلیٰ
 فرض ہے۔ یہ بات امام صاحب سے منقول اور محقق نہیں۔ شامی نے لکھا ہے کہ
 علامہ بروعی کا استنباط ہے جب بارہ مسائل اختلافی کا ذکر آتا ہے تو امام اور
 صاحبین کا اختلاف ہے۔ یعنی جب نمازی تشددانہ پڑھے تو کوئی مفسد
 نماز ہے اختیار واقع ہو تو صاحبین کے نزدیک نماز تمام ہے اور امام صاحب
 نزدیک باطل اس سے لوگ سمجھے کہ امام کے نزدیک خروج از نماز بفعل مصلیٰ
 فرض ہے۔ یہ غلط ہے۔ اس وقت مفسد اختیاری قاطع نماز ہے باتفاق امام
 و صاحبین۔ اور مفسد غیر اختیاری قاطع ہے نزد صاحبین اور مفسد غیر ہے عند
 الامام کے نزدیک یہ نماز مکروہ تحریمی ہے۔ اعادہ اس کا واجب ہے کیونکہ اس میں
 سلام متروک ہے وہ واجب تھا۔ اس امام کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی فعل اختیاری
 مفسد صلوٰۃ فرض ہو۔ کیونکہ فرض وہ چیز ہے کہ قربت ہو اگر فرض کتنا سلام
 کو فرض کتنا مقہور احداث وغیرہ مشروع کہ حرام کو قربت عبادت کتنا
 درمیان سنت و فرض کے کوئی کلام یا کام مفسد نماز نہ کرے۔ اگر کرے تو فایده
 سنت کا نہ رہے گا۔ سنت پر تے تکمیل فرض ہے۔ دونوں کا باہم اتصال ضرور ہے
 اس واسطے علماء نے فرمایا۔ یا امام سلام پھیرے اور سنت پڑھنی ہو تو سوائے دعا
 ماثور کے یعنی اَللّٰهُمَّ اِنِّ السَّلَامَ الْخَفِیَّہِ نہ پڑھے اور آیتہ الکرسی بعد سنت کے
 پڑھے۔ نہ چار سنت مروجہ کے کوئی چارگانہ پڑھے اس کے پہلے قعدہ میں
 درود شریف پڑھے۔ تہری رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ پڑھے۔
 حدیث شریف میں آیا کہ جب نمازی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے قَدْ حَمِدَنِي عَبْدِيْكَ حَب السَّحْمِیْنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے قَدْ
 اَتَانِيْ عَلَى عَبْدِيْ جَب مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے قَدْ حَمَدَنِيْ
 عَبْدِيْ جَب اِيَّاكَ فَعَبْدُ وَاِيَّاكَ فَتَسْعِنِ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے خَلَدَا

بَلِّغْنِي وَيَنْبَغِدْنِي۔ اور جب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ الخ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے ہَذَا لِعِبَادِنِي وَلِعِبَادِنِي مَا سَأَلَ بِعِيْہِ دَعَا خَالص واسطے بندے کے ہے اور اسکے لئے ہے جو مانگے۔ جب امین کتاب ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَکْجَبْتُ یعنی ہم نے قبول کی۔ پس مقررین کی نماز درمیان پڑھنے اور سننے کے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز کے دو جز ہیں نصف میکر واسطے اور نصف بندے کے واسطے جیسا کہ ذکر ہوا اور نیز حدیث شریف قدسی میں وارد ہے کہ نماز کیونماز سے اسقدر حقیقہ ملتا ہے۔ جتنا وہ سمجھے۔ اگر ساری بچے تو ساری کا ثواب اگر آدھی سمجھے تو آدھی کا ثواب اگر تہائی سمجھے تو تہائی کا ثواب اسی طرح چوتھائی وغیرہ تک۔ جو برابر دس حصے تک سمجھے اسکو پوری نماز کا ثواب ملتا ہے اور اسی طرح جو معانی قرآن شریف کے سمجھے اسبقدر اسکو قرب الہی ہوتا ہے۔ معانی قرآن شریف کے بے نہایت ہیں مگر حدیث شریف میں اتنا آیا ہے کہ ہر آیت کیواسطے ایک ظاہر اور ایک باطن ہے اور ہر ایک باطن کیواسطے اور باطن ہیں حتیٰ کہ سات باطن قرآن شریف کے ہیں۔ ہر معانی کا ایک راستہ ہے۔ اس راستے سے معانی کھلتے ہیں۔ اسیواسطے حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرآن شریف سات حرف پر نازل ہوا۔ ہر ایک حرف نے معنی جدا ہیں اور علمائے راہینین جلد معانی قرآن شریف کے سورت فائز سے نکالتے ہیں اسی واسطے حکم ہے کہ نام کی فاتحہ سنو۔ جو معانی اور وہ نورانی دل میں روشا ہو رہا ہے اسی کے درجے میں مقتدی بھی شامل ہوتے ہیں۔ ایسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو خلق کے ذکر میں داخل ہووے اور خود اپنے آپ سے توذاکرین کا اجر اور ثواب اسکو بھی ملتا ہے ھُوَ کَاھُوَ قَوْمٌ نَّشِئَتْ جَلِیْسُھُمْ یعنی یہ اسی قوم ہیں جن کا ہمیشہین خاموش بھی۔ دو محروم نہیں ہوتا۔ اسیواسطے حکم ہے کہ کوئی مقتدی امام کی دعائے پڑھنے نہ اٹھ جاوے۔

نماز یا جماعت کا ذکر

نماز یا جماعت واجب ہے یا سنت۔ امام صاحب واجب فرماتے ہیں اور صاحبین سنت۔ مطلب ایک ہے یعنی حکم واجب کا ہے جسکی دلیل سنت ہے اور تارک اسکا گنہگار ہے۔ اس گناہ کی حد امام الوقت یعنی سلطان المعظم جاری کر سکتا ہے۔ عذر سے ترک جماعت ہو تو معذہر ہے۔ اگر عذر ترک کرے تو فضیلت سے محروم ہے۔ اور بار بار ترک کرے تو یہ قابل تہذیر ہے۔ جماعت میں اگر ترک واجب بھی ہو جائے تو دوبارہ پڑھنی واجب ہے اگر ترک سنت ہو تو سنت اور جماعت فقط عورات کی مکروہ ہے۔ اگر پڑھیں تو امام انکی درمیان صف کے کھڑی ہووے۔ آگے نہ کھڑی ہووے۔

جماعت حرام

جب امام مخالف مذہب یا بدعتیہ ہو۔ وہابی یا افغنی وغیرہ ہو تو اس کے سچے نماز پڑھنی حرام ہے۔ اگر سہواً پڑھے تو اپنی نماز جدا دوبارہ پڑھے۔ ورنہ بھی کیونکہ فعل حرام کرنے سے وضو کا فایده جاتا رہتا ہے۔ وضو واسطے دور کرنے کے لئے متینفل کے پیچھے نماز فرض کا اقتدا ناجائز ہے۔ حضرت معاذ ابن جبلؓ نماز عشا کی خطبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے تھے۔ اور بعدہ اپنے محلے میں جا کر اپنی قومؓ نماز پڑھاتے۔ دیر ہو جاتی اور قرایت دہرا کرتے۔ تو قومؓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شکایت کی حضرت نے معاذؓ کو زجر فرمایا۔ اِنَّ اَنْتَ يَا مُعَاذُ یعنی کیا تو فتنہ انگیز ہے اے معاذ۔ اس معاملہ سے معلوم ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنے فرض پڑھتے تھے۔ اور اپنی قوم میں جا کر نقل پڑھتے۔ قوم کے فرض ہوتے اور ان کے نقل۔ اور یہ بات ناجائز ہے۔

الجواب

حضرت معاذ بن فرمن دو دفعہ پڑھتے۔ ایک دفعہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ایک دفعہ قوم کے ساتھ۔ حکم حضرت کا اس بارہ میں نہیں تھا اس واسطے صاف فرمایا۔ یا میرے ساتھ پڑھ یا مجھے میں پڑھ اور نیز اول سلام میں نماز فرمن ایک دفعہ ادا کرتے دوبارہ پڑھتے۔ پس یہ بات منسوخ ہو گئی۔ جیسا کہ امام طحاوی نے معافی آثار میں لکھا۔

عذر ہائے ترک جماعت

عذرات ترک جماعت اٹھارہ ہیں۔ بارش۔ سردی۔ تاریکی۔ قید۔ ناپائائی۔ فالتج۔ بیداشت ویا۔ گنٹھہ۔ یعنی ہاتھ پاؤں جڑے ہوں۔ کھچڑ۔ لُخائن۔ بڑھاپا۔ سبق فقہ کا پڑھانا۔ حضور طعام جب گرسنه تیاب ہو۔ بیماری سفر۔ اندھی رات کی۔ بیماری واری بیماری کی۔ خوف دشمن کا۔ بیماری۔ جب سبب کسی عذر عذر تھا بالا جماعت سے رہ جاوے تو ثواب جماعت کا ملتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(موجبات وسعت رزق)

اول وعاء کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قضاء آئین کو وعاء ہی رد کرتی ہے۔ اور نیکو کاری عمر بڑھاتی ہے۔ اور جوڑھ۔ بے تنگی رزق کا ہوتا ہے۔ صدقہ موجب رزق ہے۔ صبح کا۔ رات کا۔ بت سونا موجب تنگی رزق و علم ہے۔ اور حجب کی حالت میں کھانا اور نمک لگا کر کھانا اور دسترخوان سے بھورے چبکرنہ کھانا۔ اور بیدار پایا زولسن کے پھیلوں کا اور رومال سے جھاڑو دینا۔ اور رات میں جھاڑو دینا اور کوڑا گھیر میں رکھ چھوڑنا۔ اور نذر گوشت کے آگے چلنا۔ درمناپ کو نام لیکر پکارنا۔ اور ہر شے سے خلال کرنا۔ اور ہاتھ کھچڑ اور مٹی کے ساتھ لکڑی کے نئے اور دروازے کی

سرول پر بیٹھنا اور ایک کو اڑ پڑنکیہ لگانا۔ اور استنجے کی جگہ وضو کرنا۔ اور کپڑے
 پہنے ہوئے ٹانگے لگوانا۔ اور کپڑے کے ساتھ منہ پوچھنا اور گھر میں مگرہی کا
 جالا رہنے دینا۔ اور نماز میں سستی کرنی بیٹھ چالنا کی سے نہ پڑھنا اور حج کی نماز
 کے بعد جلد ہی مسجد سے نکلنا۔ اور سویرے بازار میں جانا۔ اور بازار سے
 ویر کر کے مڑنا اور گداگروں سے کپڑے خریدنے اور اپنے بچے پر بد و عدا کرنی
 اور برتن گھر کے نہ ڈھانکنے اور بچوں کے سے چراغ بچھانا۔ یہ سب سبب تنگی
 رزق کے ہیں۔ یہ سب کچھ حدیث سے ثابت ہیں۔ اور کنگھی ٹوٹی ہوئی بچھنا
 اور والدین کی واسطے دعا خیر نہ کرنی۔ اور گپڑی بیٹھ کر بازہنی اور پا جا کر کپڑے
 ہوا کر پھینا۔ یہ سب کاموں میں سستی کرنی تنگی لاتی ہے حضرت صلے اللہ علیہ
 آلہ وسلم کا حکم ہے کہ رزق آسمان سے صدقہ کے ساتھ اُتارو۔ اور صبح
 اٹھنا مبارک ہے اور خوشنکبی کنجی رزق کی ہے۔ اور کھلا چہرہ اور خوش کلامی
 اور امام حسنؑ کا ارشاد ہے کہ برتن دھوئے اور صحن خانہ صاف رکھنا
 رزق لاتا ہے۔ اور بڑے سبب رزق کا نماز با تقییم و مخرج عبادائے فرائض
 واجبات و سنن و مستحب۔ ہے اور چاشت کی نماز لینے و سنن و نیکے چار
 یا آٹھ بارہ رکعت نماز مل مشہور ہے۔ اور رات میں سویرت: فاتحہ اور
 سورۃ مد۔ اور سورۃ فیل اور سورۃ واللیل اِذَا کُنْتَ اَوَّلَ سُوْرَةٍ اَوَّلَ
 کُشْرَحِ پڑھنی۔ آذان سے پہلے مسجد میں آنا اور ہمیشہ دُعا و دعا کھنا سنت
 فجر کی اور وتر عشاء سے پہلے پڑھنے۔ اور بعد نماز عشاء کے گھر میں پڑھنے
 بعد نماز عشاء کے سونے تک دنیا داری نہیں کرے اور عورتوں کے پاس بہت بیٹھے
 بلا ضرورت۔ اور فضول کلام نہ کرے۔ زمین دنیا کا کچھ فایہ نہ ہو۔ حضرت
 علی کریم اللہ کا ارشاد ہے کہ جب آدمی کو عقل کامل ہوتی ہے تو کلام کم کرتا ہے
 حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ منی سکت سکیر جو فضول گوئی سے

چپ رہے ہر آفت سے بچتا ہے + تمام شد +

نوٹ: تمام نیکیاں محقق جناب مولانا مولوی غلام قادر صاحب قریشی مرحوم متبع مسجد بنک شاہی لاہور مدظلہ قریشی متوفی مسجد بنک شاہی لاہور مولوی صاحب رحمہ